# حلال اور حرام جانور



تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ





بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالَمِین والصّلٰوۃ والسَّلامُ علٰی سَیِّدِ المُرسَلِین

وآلہٖ الطیّبین و اَصحابہٖ الطّاھرین

دورِ حاضرہ میں عوام بلکہ اَکثر خَواص حلال و حرام جانوروں سے بے خبر نظر آتے ہیں۔اِس لئے فقیر نےاِرادہ کیا کہ اِس کی تفصیل عرض کردوں تاکہ عوام،اَہلِ اِسلام اور خواص عُلماءِ کرام کو فائدہ ہو اور فقیر کے لئے توشۂ آخرت (عُقبیٰ میں سرخ روئی کا سامان) بنے۔

قرآن مجید میں اِجمالاً (مختصراً) چند جانوروں کا ذکر ہے جو آیاتِ ذیل میں مذکور ہے:

وَ مِنَ الۡاَنۡعَامِ حَمُوۡلَۃً وَّ فَرۡشًا کُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝ ثَمٰنِیَۃَ اَزۡوَاجٍ مِنَ الضَّاۡنِ اثۡنَیۡنِ وَ مِنَ الۡمَعۡزِ اثۡنَیۡنِ قُلۡ ءٰٓالذَّکَرَیۡنِ حَرَّمَ اَمِ الۡاُنۡثَیَیۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَیۡہِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَیَیۡنِ نَبِّـُٔوۡنِیۡ بِعِلۡمٍ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۝ وَ مِنَ الۡاِبِلِ اثۡنَیۡنِ وَ مِنَ الۡبَقَرِ اثۡنَیۡنِ قُلۡ ءٰٓالذَّکَرَیۡنِ حَرَّمَ اَمِ الۡاُنۡثَیَیۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَیۡہِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَیَیۡنِ اَمۡ کُنۡتُمۡ شُہَدَآءَ اِذۡ وَصّٰکُمُ اللّٰہُ بِہٰذَا فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ قُلۡ لَّاۤ اَجِدُ فِیۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطۡعَمُہٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ مَیۡتَۃً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِیۡرٍ فَاِنَّہٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُہِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰہِ بِہٖ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ وَعَلَی الَّذِیۡنَ ہَادُوۡا حَرَّمۡنَا کُلَّ ذِیۡ ظُفُرٍ وَ مِنَ الۡبَقَرِ وَالۡغَنَمِ حَرَّمۡنَا عَلَیۡہِمۡ شُحُوۡمَہُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتۡ ظُہُوۡرُہُمَاۤ اَوِ الۡحَوَایَاۤ اَوۡ مَا اخۡتَلَطَ بِعَظۡمٍ ذٰلِکَ جَزَیۡنٰہُمۡ بِبَغۡیِہِمۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ۝

(پارہ۸،سورۃالانعام،اٰیت ۱۴۲تا۱۴۶)

**ترجمہ:** اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اُٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے کھاؤ،اُس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا صریح (کھلا) دشمن ہے۔آٹھ (۸) نر و مادہ،ایک جوڑا بھیڑ کا اور ایک جوڑا بکری کا،تم فرماؤ کیا اُس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں کسی علم سے بتاؤ اگر تم سچّے ہو۔اور ایک جوڑا اُونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا،تم فرماؤ کیا اُس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں،کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا؟تو اُس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے،بے شک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔تم فرماؤ میں نہیں پاتا اُس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام،مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت کہ وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیرِ خدا کا نام پکارا گیا،تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی اُن پر حرام کی مگر جو اُن کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت میں یا ہڈی سے ملی ہو،ہم نے یہ اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔''

اِن آیات میں اَہلِ جاہلیت کی توبیخ کی (ملامت) کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا لیا کرتے تھے۔جن کا ذکر اُوپر کی آیات میں آچکا ہے جب اِسلام میں اَحکام کا بیان ہوا تو اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے جِدال (جھگڑا) کیا اور اُن کا خطیب مالک بِن عوف جشمی سیّدِ عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (ﷺ) ہم نے سنا ہے آپ ﷺ اُن چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کر لیں اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ (۸) نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور اُن کے نفع اُٹھانے کے لئے پیدا کئے،تم نے کہاں سے اُنہیں حرام کیا اُن میں حُرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے۔مالک بن عوف یہ سُن کر ساکت (خاموش) اور مُتَحَیِّر (حیران) رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا۔نبی ﷺ نے فرمایا بولتا کیوں نہیں؟ کہنے لگا آپ ﷺ فرمایئے میں سُنوں گا۔

سبحان اللہ سیّد عالم ﷺ کے کلام کی قوّت اور زورِ علم نے اَہلِ جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حُرمَت آئی تو لازِم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ، وہ تخصیص (خصوصیت) قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے۔ اِس حُجّت (دلیل) نے اُن کے اُس دعویٰ تحریم (ناجائز ٹھہرانے کے دعوے) کو باطل کر دیا۔ علاوہ بریں (مزید یہ کہ) اُن سے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے نر حرام کئے ہیں یا مادہ یا اُن کے بچے۔ یہ منکرِ نبوّت مخالف کو اِقرارِ نبوّت پر مجبور کرتا تھا کیونکہ جب تک نبوّت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اُس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جاسکتا ہے چنانچہ اگلے جملہ نے اِس کو صاف کیا ہے۔

## اَحادیث مبارکہ

☆ اَحادیثِ پاک میں چند ضروری اُمور میں چند اَحادیث ملاحظہ ہوں:

(1) اِمام ترمذی نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن "کیلے" والے درندہ سے اور پنجہ والے پرندے سے اور گھریلو گدھے سے اور مجثمہ اور خلیسیہ سے مُمانَعت فرمائی اور حاملہ عورت جب تک وَضعِ حَمل (بچہ پیدا) نہ کر لے اُس کی وَطی (ہم بستری) سے مُمانَعت فرمائی یعنی حاملہ لونڈی کا مالک ہو یا زانیہ عورت حاملہ سے نکاح کیا تو جب تک وَضعِ حَمل (بچہ پیدا) نہ ہو اُس سے وَطی (ہم بستری) نہ کرے۔ [1]

**فائدہ:** مجثمہ یہ ہے کہ پرندے یا کسی جانور کو باندھ کر اُس پر تیر مارا جائے۔ خلیسیہ یہ ہے کہ بھیڑیئے یا کسی درندہ نے جانور پکڑا اور اُس سے کسی نے چھین لیا اور ذبح سے پہلے وہ مر گیا۔

(2) ابوداؤد و دارمی میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جَنین (پیٹ کے بچہ) کا ذبح اُس کی ماں کے ذبح کی مثل ہے۔ [2]

(3) احمد ونسائی ودارمی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قتل کیا اُس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال کرے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اُس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ اُس کا حق یہ ہے کہ ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔ [3]

(4) ترمذی و ابوداؤد میں ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اُس زمانہ میں یہاں کے لوگ زندہ اُونٹ کا کوہان کاٹ لیتے اور زندہ دُنبہ کی چکی کاٹ لیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا زندہ جانور کا جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے کھایا نہ جائے۔ [4]

(5) دارَقطنی میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دریا کے جانور مچھلی کو خدا نے حلال کر دیا ہے۔ [5]

(6) صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حِمارِ وحشی (جنگلی گدھا) دیکھا اُس کا شکار کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس گوشت کا کچھ ہے؟ عرض کی ہاں، اُس کی ران ہے اُسے حضور ﷺ نے قبول فرما کر تناوُل فرمایا۔ [6]

---

([1]) (سنن الترمذي. أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ. بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ. 71/4. الحديث 1474 . شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر. الطبعة: الثانية. 1395 هـ 1975 م)

([2]) (سنن أبي داود. كتاب الأضاحى. باب ما جاءَ في أكلِ اللحمِ لا يُدرَىٰ أَذُكر اسمُ الله عليه أم لا. 449/4. الحديث 2828 . دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى. 1430 هـ 2009 م)

([3]) (مسند الإمام أحمد بن حنبل. مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. 548/11. الحديث 6960 . مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى. 1421 هـ 2001 م)

([4]) (سنن الترمذي. أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ. بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ. 74/4. الحديث 1480 . شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر. الطبعة: الثانية. 1395 هـ 1975 م)

([5]) (سنن الدارقطني. كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ وَغَيْرِهَا. الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْأَطْعِمَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ. 483/5. الحديث 1480 . مؤسسة الرسالة. بيروت لبنان. الطبعة: الأولى. 1424 هـ 2004 م)

([6]) (صحيح البخاري. كتاب الجهاد والسير . باب ما قيل في الرماح. 40/4. الحديث 2914 . دار طوق النجاة. الطبعة: الأولى. 1422هـ)

(7)**بخاری ومسلم** میں حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایاہم نے خرگوش بھگا کر پکڑا۔ میں اُس کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا اُنہوں نے ذبح کیااور اُس کی پُٹھ (سرین کا گوشت) اور رانیں حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجیں اور حضور ﷺ نے قبول فرمائیں۔ [7]

(8)**صحیحین** میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھاہے۔ [8]

(9) **صحیحین** میں عبداللہ بن اَبی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات (۷) غزوات میں تھے۔ ہم حضور ﷺ کی موجودگی میں ٹڈی کھاتے تھے۔ [9]

(10)**صحیحین** میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں جیش الخبط میں گیا۔ امیرِ لشکر ابوعُبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ہمیں بہت سخت بھوک لگی تھی۔ دریا نے مری ہوئی ایک مچھلی پھینکی کہ ویسی مچھلی ہم نے نہیں دیکھی اُس کا نام عَنبر ہے۔ ہم نے آدھے مہینے تک اُسے کھایا۔ ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کی ہڈی کھڑی کی۔ بعض روایت میں ہے پسلی کی ہڈی تھی۔ اُس کی کجی (ٹیڑھا پن، خمیدگی) اتنی تھی کہ اُس کے نیچے سے اُونٹ مع سوار گزر گیا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھاؤ اللہ نے تمہارے لئے رزق بھیجا ہے اور تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ ہم نے اُس میں سے حضور ﷺ کے پاس بھیجا حضور ﷺ نے تناول فرمایا۔ [10]

(11)**صحیح بخاری ومسلم** میں حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وَزغ (چھپکلی اور گرگٹ) کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے کافروں نے جو آگ جلائی تھی اُسے یہ پھونکتا تھا۔ [11]

(12)**صحیح مسلم** میں حضرت سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُس میں یہ بھی ہے کہ اُس کا نام حضور ﷺ نے **فُوَیسِق** رکھا یعنی چھوٹا فاسِق یا بڑا فاسِق۔ اِس میں دونوں کا اِحتمال ہے۔ [12]

(13)**صحیح مسلم** میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چھپکلی یا گرگٹ کو پہلی ضَرب میں مارے اُس کے لئے سو (۱۰۰) نیکیاں ہیں، دوسری میں اِس سے کم اور تیسری میں اِس سے بھی کم۔ [13]

(14)**ترمذی** میں حضرت عبداللہ بِن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جَلالہ [14] کھانے اور اُس کا دودھ پینے سے منع فرمایا۔ [15]

(15) **ابو داؤد** نے حضرت عبدالرحمن بِن شِبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ [16]

---

([7]) (صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب الأرنب، 96/7، الحديث 5535، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([8]) (صحيح المسلم، كتاب الأيمان، باب ندب من حلف يمينا فرأى غيرها خيرا منها، 1270/3، الحديث 1649، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([9]) (صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب أكل الجراد، 90/7، الحديث 5495، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([10]) (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة سيف البحر، وهم يتلقون عيرا القريش، وأميرهم أبو عبيدة بن الجراح رضي الله عنه، 167/5، الحديث 4361، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([11]) (صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: {واتخذ الله إبراهيم خليلا} [النساء: 125]، 141/4، الحديث 3359، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

([12]) (صحيح المسلم، كتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ، 1758/4، الحديث 2238، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([13]) (صحيح المسلم، كتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ، 1758/4، الحديث 2240، دار إحياء التراث العربي بيروت)

([14]) گندگی اور نجاست کھانے والے جانور۔

([15]) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا، 270/4، الحديث 1824، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

([16]) (سنن أبي داود، كِتَاب الأطعمة، باب في أكل الضبِّ، 612/5، الحديث 3793، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ 2009 م)

(16) **ابو داؤد و ترمذی** نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کھانے اور اُس کے ثَمَن (رقم) کھانے سے منع فرمایا۔[17]

(17) **اِمام احمد وابن ماجه و دارقطنی** حضرت اِبنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تِلی ہیں۔[18]

(18) **ابو داؤد اور ترمذی** میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دریا نے جس مچھلی کو پھینک دیا ہو اور وہاں سے پانی جاتا رہا۔ اُسے کھاؤ اور جو پانی میں مر کر تیر جائے اُسے نہ کھاؤ۔[19]

(19) **شرح السنه** میں حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرغ کو بُرا کہنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے یا خبردار کرتا ہے[20] اور **ابو داؤد** کی روایت میں ہے کہ وہ نماز کے لئے ہی اذان کہتا ہے۔[21]

☆ گوشت یا جو کچھ غذا کھائی جاتی ہے وہ جزوِ بدن (بدن کا حصہ) ہو جاتی ہے اور اُس کے اَثرات ظاہر ہوتے ہیں اور چونکہ جانوروں میں مذموم (بری) صفات پائے جاتے ہیں اُن جانوروں کے کھانے سے اَندیشہ (خطرہ) ہے کہ انسان بھی اُن بُری صفتوں کے ساتھ مُتّصِف ہو جائے لٰہذا انسان کو اُن کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ضروری نہیں کہ عالمِ دنیا کے جُملہ (تمام) جانور عَرب میں پائے جائیں اور اُن کا حکم اَحادیثِ مبارکہ میں ہو اور نہ ہی عَرب میں موجود جانوروں میں تمام کے اَحکام حضور سرورِ عالم ﷺ نے صراحۃً (وضاحتاً) بیان فرمائے ہیں بلکہ بہت سے جانوروں کو حضور ﷺ نے تناوُل نہیں فرمایا۔ اُس کے باوجود بعض اَز راہِ جہالت یا محض تَعَصُّبِ مذہبی (مذہبی ہٹ دھرمی) سے اُسے حلال قرار دے رہے ہیں مثلاً گوہ، گھوڑا۔ ایسے گوشت کے اَجزاء مثلاً اَوجھڑی وغیرہ۔ اِسی لئے ضروری ہے کہ فقیر محدّثینِ کرام فُقہائے عظام کے قائم کردہ قواعد و ضَوابط لکھ دے تاکہ اَہلِ علم اور عوام کو چند جانوروں کی حِلت و حُرمت اور کراہت (حلال و حرام اور مکروہ کے) سمجھنے میں آسانی ہو۔

☆ کیلے والا جانور[22] جو کیلے سے شکار کرتا ہو حرام ہے۔ جیسے شیر، گیڈر، لومڑی، بجو، کتا وغیرہ کہ اُن سب میں کیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں۔ اُونٹ کے کیلا ہوتا ہے مگر وہ شکار نہیں کرتا لٰہذا وہ اِس حکم میں داخل نہیں۔ (درمختار)

☆ پنجہ والا پرندہ جو پنجہ سے شکار کرتا ہے حرام ہے۔ جیسے شِکرا، باز، بہری، چیل، حشراتُ الارض (کیڑے مکوڑے) حرام ہیں جیسے چوہا، چھپکلی، گرگٹ، کھونس، سانپ، بچھو، بر، مچھر، پِسّو، کھٹمل، مکّھی، کلی، مینڈک وغیرہ۔ (شامی)

☆گھریلو گدھا اور خچر حرام ہے اور جنگلی گدھا جسے گور خَر کہتے ہیں حلال ہیں۔ گھوڑے کے متعلق روایتیں مختلف ہیں۔ یہ آلہ جہاد ہے اس کے کھانے میں تقلیلِ آلہ جہاد (آلہ جہاد کی کمی) ہوتی ہے لٰہذا نہ کھایا جائے۔ (شامی)

**مسئله:** کچھوا خشکی کا ہو یا پانی کا حرام ہے۔ غُرابُ القُبع یعنی "کوّا" جو مردار کھاتا ہے حرام ہے اور مَہو کا کہ یہ بھی کوّے سے ملتا جلتا ایک جانور ہوتا ہے حلال ہے۔ (شامی)

---

([17]) (سنن أبي داود، كِتَاب الأطعمة، باب في أكل لحوم الحمر الأهليَّة،5/624، الحديث 3807 ، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ 2009 م)

([18]) (سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب الكبد والطحال،2/1105، الحديث 3314 ، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

([19]) (سنن أبي داود، كِتَاب الأطعمة، باب في أكل الطافي من السمك،5/631، الحديث 3815 ، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ 2009 م)

([20]) (سنن أبي داود، كِتَابُ الطِبِّ وَالرُّقَى، بَابُ الدِّيكِ،12/199، الحديث 3269 ، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ 2009 م)

([21]) (سنن أبي داود، أول كتاب الأدب، باب ما جاء في الدِّيك والبهائِم ،7/449، الحديث 5101 ، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ 2009 م)

([22]) وہ جانور جو کچلیوں سے گوشت کے نوچنے میں پنجہ کا کام لے۔ جیسے شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا وغیرہ۔

☆ پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے جو مچھلی پانی میں مر کر تیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سطح پر اُلٹ گئی وہ حرام ہے۔ مچھلی کو مارا اور وہ مر کر اُلٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں۔ (درمختار)

☆ ٹڈی بھی حلال ہے۔ مچھلی اور ٹڈی یہ دونوں بغیر ذبح حلال ہیں جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ دو مردے حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی۔

☆ پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مر گئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مر گئی یا جال میں پھنس کر مر گئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مر گئیں اور یہ معلوم ہے کہ اُس چیز کے ڈالنے سے مریں یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اُس میں پانی تھوڑا تھا اِس وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مر گئی۔ اِن سب صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

☆ جھینگے کے متعلق اِختلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں۔ اِسی بناء پر اس کی حِلت و حُرمَت میں بھی اِختلاف ہے۔ بظاہر اِس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے لہٰذا اُس سے بچنا ہی چاہیے۔

☆ چھوٹی مچھلیاں بغیر پیٹ چاک کئے بھونی گئیں اُن کا کھانا حلال ہے۔ مچھلی کا پیٹ چاک کیا اُس سے موتی نکلا اگر یہ سیپ کے اندر ہے تو مچھلی کا مالک اُس کا مالک ہے۔ شکاری نے مچھلی بیچ دی تو یہ موتی خریدار کا ہے۔ اگر موتی سیپ میں نہیں تو خریدار موتی شکاری کو واپس کر دے اور یہ لُقطہ[23] ہے اور مچھلی کے پیٹ میں انگوٹھی یا روپیہ یا اشرفی یا کوئی زیور ملا تو لُقطہ ہے اگر یہ شخص خود محتاج و فقیر ہے تو اپنے صَرف (استعمال) میں لا سکتا ہے ورنہ تَصدُّق (صدقہ) کر دے۔ (شامی)

☆ بعض گائیں، بکریاں غلاظت کھانے لگتی ہیں اُنہیں جلالہ کہتے ہیں۔ اُس کے بدن اور گوشت وغیرہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اُس کو کئی دن تک باندھ رکھیں کہ نجاست نہ کھانے پائے جب بدبو جاتی رہے ذبح کر کے کھائیں۔ اِسی طرح جو مرغی غلاظت کھانے کی عادی ہو اُسے چند روز بند رکھیں جب اثر جاتا رہے ذبح کر کے کھائیں۔ جو مرغیاں آزاد پھرتی ہیں اُن کو بند کرنا ضروری نہیں جبکہ غلیظ (گند) کھانے کے عادی نہ ہوں اور اُن میں بدبو نہ ہو ہاں بہتر یہ ہے کہ اُن کو بھی بند رکھ کر ذبح کریں۔ (عالمگیری ردالمحتار)

☆ بکرا جو خَصّی نہیں ہوتا وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اور اُس میں ایسی سخت بدبو پیدا ہو جاتی ہے کہ جس راستہ سے گزرتا ہے وہ راستہ کچھ دیر کے لئے بدبو دار ہو جاتا ہے۔ اِس قسم کا حکم بھی وہی ہے جو جلالہ کا ہے اگر اُس کے گوشت سے بدبو دَفع (دور) ہو گئی تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ مَمنوع ہے۔

☆ بکری کے بچہ کو کتیا کا دودھ پلاتا رہا اُس کا بھی حکم جلالہ کا ہے کہ چند روز تک اُسے باندھ کر چارہ کھلائیں کہ وہ اثر جاتا رہے۔ (عالمگیری)

☆ بکری سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہوا اگر وہ بھونکتا ہے تو نہ کھایا جائے اور اگر اُس کی آواز بکری کی طرح ہے کھایا جا سکتا ہے اور اگر دونوں طرح کی آواز دیتا ہے تو اُس کے سامنے پانی رکھا جائے اگر زبان سے چاٹے کتا ہے اور منہ سے پیئے تو بکری ہے۔ اگر دونوں طرح پیئے تو اُس کے سامنے گھاس اور گوشت دونوں چیزیں رکھیں گھاس کھائے تو بکری ہے مگر اُس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے کھایا نہ جائے اور گوشت کھائے تو کتا ہے اور اگر دونوں چیزیں کھائے تو اُسے ذبح کر کے دیکھیں اس کے پیٹ میں معدہ ہے تو کھا سکتے ہیں اور نہ ہو تو نہ کھائیں۔ (عالمگیری)

☆ جانور کو ذبح کیا وہ اُٹھ کر بھاگا اور پانی میں گر کر مر گیا یا اُونچی جگہ سے گر کر مر گیا اُس کے کھانے میں حَرج نہیں کہ اُس کی موت ذبح ہی سے ہوئی۔ پانی میں گرنے یا لڑھکنے کا اِعتبار نہیں۔ (عالمگیری)

☆ زندہ جانور سے اگر کوئی ٹکڑا کاٹ کر جُدا کر لیا گیا مثلاً دُنبہ کی چکی کاٹ لی یا اُونٹ کا کوہان کاٹ لیا یا کسی جانور کا پیٹ چاک کر کے اُس کی کلیجی نکال لی تو یہ کاٹا ہوا ٹکڑا حرام ہے۔

---

([23]) زمین پر پڑی ہوئی اٹھائی جانے والی چیز ۔

☆ جدا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ ٹکڑا گوشت سے جدا ہو گیا اگرچہ ابھی چمڑا لگا ہوا اور اگر گوشت سے اُس کا تعلق باقی ہے تو وہ گوشت مردار نہیں یعنی اُس کے بعد اگر جانور کو ذبح کیا جائے تو یہ ٹکڑا بھی حلال ہے۔ (شامی)

☆جانور کو ذبح کر لیا ہے مگر اُس میں ابھی حیات (سانس) باقی ہے تو اُس کا ٹکڑا کاٹ لیا تو یہ حرام نہیں کہ ذبح کے بعد اُس جانور کا زندوں میں شمار نہیں اگرچہ جب تک جانور ذبح کے بعد ٹھنڈا نہ ہو جائے اُس کا کوئی عُضو کاٹنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

☆شکار پر تیر چلایا اُس کا کوئی ٹکڑا کٹ کر جدا ہو گیا اگر وہ ایسا عضو ہے کہ بغیر اُس کے جانور زندہ رہ سکتا ہے تو اُس کا کھانا حرام اور اگر اُس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا مثلاً سر جُدا ہو گیا تو سر بھی کھایا جائے گا اور جانور بھی۔ (عالمگیری)

☆ زندہ مچھلی سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا یہ حلال ہے۔ اگر کاٹنے کے بعد مچھلی پانی میں مر گئی تو وہ بھی حلال ہے۔(ھدایہ)

☆کسی نے دوسرے سے کہا کہ یہ جانور ذبح کر دو اُس نے اُس وقت ذبح نہیں کیا مالک نے وہ کسی دوسرے کو بیچ دیا اب اُس مامور (جس کو حکم ملا اس) نے ذبح کر دیا اُس مامور کو تاوان (بدلا) دینا لازِم ہے۔ذابح (ذبح کرنے والے) کو بیع (خرید فروخت) کا علم ہو یا نہ۔ (عالمگیری)

☆ جس جانور کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے کتا وغیرہ۔ذبح کرنے پر اُس کا چمڑا، گوشت، چربی پاک ہو جاتے ہیں سوائے خنزیر کے کہ اُس کا ہر جزو نَجِس ہے۔

**لطیفہ**: اِسی لئے بطورِ لطیفہ فُقَہاء فرماتے ہیں کہ حلال و پاک میں فرق ہے۔

☆ انسان اگرچہ طاہر ہے مگر اُس کا کھانا حرام ہے (یہ انسان کا اعزاز و اکرام ہے)۔

☆نَجِس جانوروں کے ذبح کرنے کے بعد کھانے کے علاوہ دوسرے اُمور میں اِستعمال کرنا جائز ہو جاتا ہے اور اُن کے گوشت چربی وغیرہ سے کپڑا وغیرہ نَجِس نہ ہوں گے۔

☆جن جانوروں کی حُرمَت قرآن واَحادیث میں منصُوص[24] ہے وہ بِلا شبہ حرام ہیں۔

**قاعدہ**: جن جانوروں کے بالکل خون نہیں جیسے مکّھی، بھنبھیری، بھنگا، پتنگا، تتلی، گرولا، بھونرا، بھڑ، جونک، جوں، جھینگر، مکڑی، بچھو، کچھپڑی، چیونٹی، چیونٹا، جگنو، بیر بھوئی، دیمک کنسلائی بوٹ کملا وغیرہ سب حرام ہیں مگر ٹڈی بغیر ذبح کے بھی حلال ہے۔

☆ جن جانوروں میں خون ہے لیکن خون بہتا ہوا نہیں ہے جیسے سانپ، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ سب حرام ہیں۔

☆جو جانور کہ حَشَراتُ الاَرض ہیں یعنی زمین کے اندر رہتے ہیں جیسے چوہا، چھچھوندر، گھوس، نیولا وغیرہ سب حرام ہیں مگر خرگوش حلال ہے۔

☆ جو جانور کہ دریا میں پیدا ہوتے ہیں اور وہیں زندگی بسَر کرتے ہیں جیسے مینڈک، کیکڑا، مگرمچھ، کچھوا وغیرہ سب حرام مگر مچھلی مرِدہ بھی حلال ہے لیکن وہ مچھلی جو خود مر کر پانی پر اُلٹی ہو جائے اُس کو طافی[25] کہتے ہیں وہ بلاشبہ حرام ہے اور چھوٹی مچھلی جس سے جدا ہونا پتے کا ممکن نہیں اَصح (صحیح تر) یہ ہے کہ وہ مکروہ تحریمی ہے اور جھینگے میں اِختلاف ہے جو کہتے ہیں وہ مچھلی ہے اُن کے نزدیک حلال ہے اور جو کہتے ہیں مچھلی نہیں اُن کے نزدیک حرام ہے اور کالی مچھلی اور مارماہی[26] اِمام محمد کے ہاں حرام ہے اور اِمام ابو حنیفہ اور اِمام ابویوسف حلال کہتے ہیں اور فتویٰ بھی اِسی پر ہے۔

---

([24]) وہ بات جو واضح طور پر قرآن یا حدیث میں بیان کی گئی ہو۔

([25]) طافی اس مچھلی کو کہا جاتا ہے جو کسی آفت اور سبب کے بغیر خود مر جائے۔

[26]) سانپ کی شکل کی ایک مچھلی

(بہار شریعت، حصہ 15 حلال و حرام جانوروں کا بیان، 324 تا 327 طباعت سوم: 2012ء)

☆ وہ جانور کہ جن میں دَمِ مَسفُوح یعنی خون بہتا ہوا ہے۔ گھانس، پتے وغیرہ کھاتے ہیں دانتوں سے زخم اور شکار نہیں کرتے جیسے اُونٹ، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دُنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا پالتو ہوں یا جنگلی اور نیل گائے گور خر (جنگلی گدھا) ہوں بارہ سنگھا یہ سب حلال ہیں۔[27]

## گھوڑا حلال یا مکروہ

☆ گھوڑا جسے عَربی میں **فَرَسٌ** کہتے ہیں۔ اِمام محمد رحمۃاللہ علیہ اور ابویوسف رحمۃاللہ علیہ کے ہاں حلال ہے اور اِمامِ اَعظم رحمۃاللہ علیہ سے ایک روایت میں مکروہ ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ کراہتِ تحریمی مراد ہے بعض تنزیہی کہتے ہیں۔ **ہدایہ** وغیرہ میں لکھا ہے کہ اوّل اَصح ہے یعنی بر تقدیرِ روایت کراہت، کراہتِ تحریمی اَصح ہے یہ صاحبِ ہدایہ کے نزدیک ہے۔[28]

**سوال:** جو صرف صاحبِ ہدایہ کی رِعایت لکھ رہے ہیں کہ گھوڑا مکروہ تحریمی ہے حالانکہ اُن کے مُحقّقین فُقہاء کے نزدیک تنزیہی صحیح اور مُعتبر ہے **کافی** میں لکھا ہے: **انه مکروه کراهة تنزيه** گھوڑا مکروہ تنزیہی ہے۔ یہی ہے **بزدوی** اور **ابو المعین** اور **قاضی خاں** نے بھی اِس کو اِختیار کیا ہے اور اسبیجابی[29] نے کہا: **هذا وفق بالناس فی بیع لحمه من غیر تکتیر** یعنی کراہت تنزیہی بہتر ہے اِس لئے کہ گوشت (گھوڑے کا) علی العُموم (عموماً) بکتا ہے کسی نے آج تک منع نہیں کیا یہی بات موافق قیاس کے بھی ہے۔ اِس لئے یہ ظاہرِ روایت ہے اور ظاہرِ روایت کے خلاف اُس کا مُعتبر نہیں بذریعہ ضرورت کے لہٰذا یہ بات بر تقدیرِ کراہت کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اِمام اعظم نے رُجوع کیا ہے تین دن (۳) وصال سے پہلے[30] طرفِ مذہبِ صاحبَین[31] کے اور یہی قَول مفتٰی بِہ (اسی قول پر فتویٰ) ہے چنانچہ **کفایہ بیہقی اور درمختار** وغیرہ کُتُبِ مُعتبرہ میں اِسی پر لفظ **علیه الفتوی** کا موجود ہے اور یہی قَول معمول بِہ (جس پر عمل کیا جائے) ہے لہٰذا سارے عالم میں گھوڑے کو بے تَکلُّف ذبح کرتے ہیں اور بغیر اِنکار اور اِستِنکار (لاعلمی) کے کھاتے چلے آئے ہیں۔ صیدیہ شیخ الاِسلام میں لکھا ہے:

**حالات فتویٰ بر آنست که خورند** اب فتویٰ اِس پر ہے کہ کھائیں۔

**جواب:** جن فُقہاءِ کرام نے مکروہ تنزیہی کا فتویٰ دیا ہے وہ اُسی عِلّت کی بناء پر ہے جو ہم نے ابتداء میں لکھی ہے۔ جنہوں نے کراہتِ تحریمی کو برقرار رکھا ہے اُن کا مؤقّف اِس لئے صحیح ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جن اَشیاء کے جَواز کا اظہار مطلوب (جن چیزوں کے جائز ہونے اظہار مقصود) ہوتا تو کبھی کبھار خود استعمال فرما لیتے یا جَواز کی تَصریح (وضاحت) یا اِشارہ فرمادیتے۔ گھوڑے کے لئے کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھوڑوں کی کثرت اور شدید ضرورت کے باوجود اُسے کھایا۔ غیر مُقلّدین پر حیرانی ہے کہ ایک طرف توَدّعی (دعویدار) ہیں کہ ہم وہ عمل کریں گے جو رسولُ اللہ ﷺ نے کیا۔

☆ وہ پرندے جو پنجے سے زخم اور شکار نہیں کرتے اور دانہ چگتے ہیں جیسے چکور، بٹیر، لال، چرکوّا، نیک کنٹھ، ہدہد، مرغی، بطّخ، کبوتر، چڑیا، بگلا، مَمولا، چنڈول، مرغابی، بُلبُل، مور، بیا، تبرا، چکوی، چکوہ، تیتر، اَبابیل، بگلک، قاز، شتر مرغ، توتی، قمری، بوقلموں، فاختہ، مینا، اگن، پوئی وغیرہ حلال ہیں۔ جاننا چاہیے کہ تُوتی اُردو میں کس جانور کو کہتے ہیں۔[32]

---

27 ) نوٹ: یہ تمام قواعد وضوابط بہار شریعت میں موجود ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ 15 حلال وحرام جانوروں کا بیان، 324 الی 327 طباعت سوم: 2012ء)

28 ) (الهداية في شرح بداية المبتدي. كتاب الذبائح. فصل: فيما يحل أكله وما لا يحل. 4/ 352. دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

29 ) احمد بن منصور القاضی ابو نصر الاسبیجابی۔

30 ) (رد المحتار على الدر المختار. كتاب الذبائح.6/305.دار الفكر بيروت. الطبعة: الثانية. 1412هـ 1992م)

31 ) صاحبین سے مراد اِمام محمد رحمۃاللہ علیہ اور اِمام ابویوسف رحمۃاللہ علیہ ہیں۔

32 ) (الجوهرة النيرة. كتاب الصيد والذبائح. 2/184. مطبوعه المطبعة الخيرية الطبعة: الأولى. 1322هـ)

☆ "توتی" اُس جانور کو کہتے ہیں جو چڑیا کے برابر اور اُس کے پر زردی مائل (پیلے) ہوتے ہیں اور "طوطا" اُس جانور کو کہتے ہیں کہ اکثر اس کا رنگ سبز اور چونچ ٹیڑھی ہوتی ہے اور پڑھانے سے چند الفاظ سیکھ لیتا ہے[33] اور توتی سے بڑا ہوتا ہے۔ فارسی میں طوطی اور دکھنی میں رانوہ اور عربی **ببغا** کہتے ہیں۔ "رسالہ صیدیہ صدر" جہاں میں تصریح (تفصیل) موجود ہے کہ وہ دونوں اِمام اعظم کے ہاں حلال ہیں۔[34] بعض عُلماء نے بحیثیتِ بدبودار ہونے کی وجہ سے **ببغا** کے گوشت کو حرام لکھا ہے لیکن قولِ اوّل صحیح ہے۔

**سوال:** تم توتی کو حلال کہہ رہے ہو حالانکہ بعض فُقہاء حرام لکھتے ہیں:

**طوطا که مرغیت معروف حلال است کمافی السراج المنیر وببغا ے که پروے زرد و آنرا طوطی گویند و این لغت فارسی است ودراردو وہندی مستعمل نزد بعض حرام بجہت بودی گوشت آن خبیث بعض آنرا حلال گویند بجہت خورد نش پاکی راونه آن صاحب پنجه است ونه آن بقتل آن حکم از شارع ثابت شده وکہی ثابت شده ونه از صاحبان سم است-**[35] (حیات الحیوان)

**جواب:** یہ تحقیق چند وُجوہ سے غلط ہے۔

(1) اُردو میں **ببغا** کو توتی کہتے ہی نہیں ہیں بلکہ طوطا جیسا کہ "**حاشیہ منتخب النفائس**" میں لکھا ہے۔[36]

(2) جسے اُردو میں توتی کہتے ہو اُس میں ہر گز خلاف نہیں ہے اِس لئے کہ اَز قِسمِ عَصفُور یعنی چڑیا سے ہے اِسی سبب سے اُس کا علیحدہ حکم کسی کتاب میں مذکور نہیں ہے۔

(3) باوجود یکہ مفتی محمد تابع نے سراج المنیر میں لکھا کہ بعض عُلماء نے طوطا یعنی **ببغا** میں خلاف کیا تھا اور مفتیٰ بہ حِلت (حلال ہونا) تھی تَصریح (وضاحت) کر دی کہ وہ طوطی جس کو ہندی میں طوطا کہتے ہیں حلال ہے تا کہ کسی پر توتی اور طوطا مُشتَبِہ (مشکوک) نہ رہے پھر بھی کسی کی اپنی سمجھ کا قُصور ہو تو اُس کا کیا علاج؟

(4) حضرت علامہ کمال الدین دمیری صاحبِ حیات الحیوان شافعیُ المذہب ہیں تو اُس کا علی الاصح حرام کہنے سے اِمام اعظم کے نزدیک کیونکر حُرمَت ثابت ہوتی ہے۔[37]

(5) مُعتَرِض (اعتراض کرنے والے) کا کہنا کہ وہ جانور جس کو ہندی میں طوطا کہتے ہیں۔ عربی میں اُسے توتی کہتے ہیں سراسر غلط ہے توتی فارسی میں کہتے ہیں عربی میں **ببغا**۔

☆ جو درندے کہ دانتوں سے زخم اور شکار کرتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، ہندار، تیندوا، لومڑی، چیتا، بجو، ریچھ، بندر، لنگور، گیڈر، سیاہ گوش، ہاتھی وغیرہ حرام ہیں۔

☆ جو پرندے پنجے سے زخم اور شکار کرتے ہیں جیسے باز، باشا، بہری، ترمتی، چیل، شکرا وغیرہ حرام ہیں۔

☆ جو پرندے نِرا (صرف) مردار کھاتے ہیں جیسے ہما، گدھ وغیرہ وہ حرام ہیں۔[38]

## کوّا کی اَقسام

33 ) (فاقهة البستان ، خاتمة الكتاب ، القسم القسم الاول فى الحيوانات البرية ، 344/1 ، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت ، الطبعة 1971ء)

34 ) (فاقهة البستان ، خاتمة الكتاب ، القسم القسم الاول فى الحيوانات البرية ، 534/1 ، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت ، الطبعة 1971ء)

35 ) (حياة الحيوان ، الباء ، الببغاة ، حكم الاكل ، 166/1 ، مطبوعه دار الكتب العلمية ، بيروت الطبعة: الثانية ، 1424ھ)

36 ) (حاشية منتخب النفائس ، 112/1 ، مطبوعه مطبع قيومه ، واعه كانپور)

37 ) (حياة الحيوان ، الباء ، الببغاة ، ترجمة المؤلف ، 03/1 ، مطبوعه دار الكتب العلمية ، بيروت الطبعة: الثانية ، 1424ھ)

38 ) (مرآة المناجيح ، كتاب الصيد والذبائح ، باب الصيد ، ج 5 ، ص 551 الى 552 ، مطبوعه نعيمى كتب خانه)

☆ کوّا کی چار اقسام ہیں۔

(1) ایک وہ کہ صرف دانہ چگتا ہے اُس کو فارسی میں **زاغ** کہتے ہیں ہیں۔ کشت عربی میں **غراب الزرع** کہتے ہیں۔

(2) دوسرا وہ کہ صرف مرِدار کھاتا ہے اُس کو عربی میں **ابقع** کہتے ہیں وہ حرام ہے۔

(3) تیسرا وہ کہ پنجہ سے شکار کرتا ہے اُس کو فارسی میں **کلاغ** اور عربی **غدف** کہتے ہیں وہ حرام ہے۔

(4) چوتھا وہ جو کہ دانہ بھی کھاتا ہو اور مردا بھی اُس کو **عکہ** اور **عقعق** کہتے ہیں حلال ہے۔ اِمامِ اَعظم کے نزدیک اور صاحِبَین کے ہاں مکروہ تحریمی ہے۔ اوّل مفتیٰ بِہ اور صحیح ہے۔[39]

☆ وہ جانور حلال ہیں جو پاک غذا کے علاوہ مرِدار بھی کھاتے ہیں یہ ہیں۔ اُونٹ اور گائے اُن کو دس (۱۰) روز تک اور بکری کو چار (۴) روز تک اور مرغی وغیرہ کو تین (۳) دن تک باندھ کر اور بند کر کے دانہ اور گھاس دیں۔ اُس کے بعد ذبح کریں اِسی پر فتویٰ ہے۔ مگر یہ اُن جانوروں میں ہے جن کے گوشت کھانے سے نجاست کی بدبو نہ آتی ہو جب تک اُن میں سے بدبو باقی رہے باندھ رکھنا ضروری ہے۔[40]

☆ جن جانوروں کے ماں باپ میں ایک حلال ہو اور دوسرا حرام اُن میں اعتبار ماں کا ہے۔ اگر ماں حلال ہے بچہ بھی حلال ہے۔ اگر ماں حرام ہے بچہ بھی حرام ہے جیسے بَغل یعنی خچّر حرام ہے جب ماں اُس کی گدھی ہو، اور جب ماں اُس کی گھوڑی ہو تو نزدیک صاحِبَین کے بلاشُبہ حلال ہے۔ مگر شافعی اُس کو بھی حرام کہتے ہیں اور جب ماں اُس کی گائے ہو تو سب کے نزدیک حلال ہے۔[41]

☆ شافعیُ المذہب میں ہر جانور حلالی ہے سوائے اُس کے جس میں چار (۴) قاعدے پائے جائیں وہ حرام ہے۔ اوّل یہ کہ کلامُ اللہ یا حدیث میں اس کی حُرمَت مذکور ہو۔ دوسرا یہ کہ جس کے مارنے کو حضرت رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا جیسے چیل، چوہا گھریلو۔ تیسرا یہ کہ جس کے مارنے کو رسولِ مقبول ﷺ نے مارنے سے مُمانَعَت فرمائی۔[42] (مزید تفصیل کتب شوافع سے حاصل کریں)

☆ خشکی کے جانور چار (04) قسم کے ہیں: (۱) چرندے (۲) پرندے (۳) درندے (۴) حَشَراتُ الاَرض یعنی کیڑے۔

☆ زمین کے چرندے کی دو قسم ہیں اُنسی اور وَحشی۔ اُنسی حلال ہیں جیسے بکری، گائے، اُونٹ، بھینس اور بعض مکروہ ہیں جیسے گھوڑے، خچر، گدھا وغیرہ۔ خچر میں کراہت زیادہ ہے گدھے سے اور گدھے میں زیادہ گھوڑے سے۔

☆ بعض جانور وحشی میں سے حلال ہیں جیسے گائے وحشی، بکری وحشی، بھینس وحشی، ہرن گور خَر (جنگلی گدھا) اور ابنِ ادریس کہتا ہے کہ گور خَر (جنگلی گدھا) مکروہ ہے اور سوائے اُن کے سب حرام ہیں اور پرندوں سے وہ حلال ہیں جیسے قمری مویچہ، کبک دراج، زاغ سیاہ کہ چونچ اُس کی سرخ ہو اور زاغ خاکستری اور مرغاب، خاب چڑیا وغیرہ سب حلال ہیں اور بعض مکروہ ہیں جیسے ہدہد، اَبابیل، فاختہ اور بعض حرام ہیں جیسے کوّا جنگلی اور سیاہ کہ پہاڑوں میں رہتے ہیں اور مرِدار کھاتے ہیں اور مور، چمگادڑ حرام ہیں۔ وہ جانور جو سَنگ دان[43] اور پنجہ دان[44] اور خارِ پُشت[45] یا جیسے تیتر اور مرغ رکھتے ہیں رکھتا ہو اور وہ جانور پرندہ کہ سَنگ دان اور پنجہ دان اور خارِ پُشت رکھتا ہو حلال ہے مگر وہ جانور کہ صَریح حکمِ شَرع اُس کی حُرمَت میں وارِد ہو اور لازِم نہیں کہ تینوں رکھتے ہوں بلکہ اُن میں ایک کا

---

39 ) (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشِّلْبِيِّ .كِتَابُ الذَّبَائِحِ .فَصْلٌ فِيمَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا لَا يَحِلُّ .295/5 .المطبعة الكبرى الأميرية بولاق. القاهرة .الطبعة: الأولى. 1313 هـ)

40 ) (رد المحتار على الدر المختار .كِتَابُ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ .341/6 .دار الفكر بيروت .الطبعة: الثانية. 1412هـ 1992م)

41 ) (البحر الرائق .كِتَابُ الذَّبَائِحِ .أَكْلُ غُرَابُ الزَّرْعِ .195/8 .دار الكتاب الإسلامي)

42 ) (الأم .كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ .[كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ] .264/2 .دار المعرفة بيروت .سنة النشر: 1410هـ/1990م)

43 ) ایک عضو ہے۔ جو پرندوں میں معدے کے قائم مقام ہوتا ہے۔

44 ) پنجہ والے جانور

45 ) جانور جس کے بدن پر نکلے نُما سخت کانٹے ہوں

ہونا کافی ہے اور وہ پرندہ کہ اُڑنے میں بازو کو حرکت دے ایسے ہی حلال ہے وہ جانور کہ اُڑنے میں بازو کو کبھی حرکت دیتا ہو اور کبھی نہ دیتا ہو لیکن حرکت دینا زیادہ ہو اور یا دونوں برابر ہوں اور اگر حرکت نہ دینا زیادہ ہو حرام ہے اور جانور ان آبی میں بھی یہی شرط ہے کہ جو سَنگ دان اور پنجہ دان اور خارِ پُشت رکھتے ہوں۔

☆ وہ جانور حلال ہیں جو مچھلی کھاتے ہیں اور وہ پرندے حرام ہیں جو شکار کرتے ہیں جیسے بہری، باز، باشہ، شاہین، چرغ، کَرگَس، عُقاب۔

☆ وہ درندے چارپائے (چار پاؤں والے) جو دانتوں سے زخم کرتے ہیں حرام ہیں اور حرام ہیں تمام حَشراتُ الاَرض جیسے سانپ، بچھو، چوہا خانگی (گھریلو) ہو یا جنگلی، گھوس، سمور، بنجاب سیاہی، گرگٹ، گلہری، زَنبور، مکّھی، کیک پشہ وغیرہ۔

☆ بعض شافعی فقہائے کرام رحمہم اللہ نے اُس میں اِکراماً کی قید بڑھائی ہے یعنی بَہجَت بزرگی (تعظیم و تکریم) کے اُس کے قتل سے مُمانَعت ہوئی جیسے اَبابیل، ہدہد۔ چوتھا یہ کہ خبیث جانا اُس کو عرب نے، یعنی جن جانوروں کے حق میں حکم تحریم اور تحلیل اور قتل اور عدمِ قتل کا کلام اللہ اور حدیث میں نہ پایا جائے اِس لئے مشکل ہوا ہو۔ ہم کو اُس کا حکم اَشراف عرب (عالی مرتبہ اشخاص) کی طرف رُجوع کرنا چاہیے نہ کہ جنگلیوں کے۔ اگر وہ اُس کو پاکیزہ جانتے ہوں یا کھاتے ہوں وقت آسودگی کے یا اس کا نام رکھیں مثل جانور حلال کے تو وہ بھی حلال ہے اور اگر بد جانتے ہوں عرب تو وہ حرام ہے جیسے اُلو کہ اُس کو عربی میں 'بوم' کہتے ہیں حرام ہے سب قسم اُس کی۔ مگر بعض کتابوں میں حنفی کی مثل برجندی اور مطالب المومنین اور خزانۃ المفتین وغیرہ کے لکھا ہے کہ 'بوم' کھایا جاتا ہے اور بعض مالکیہ بھی حلال کہتے ہیں اور جس جانور کی حُرمَت کا حکم کریں یا عرب نام رکھیں مثل جانور حرام کے تو وہ حرام ہے اور اگر پاکیزہ جانتے ہوں اُس کو بعض اور بد جانتے ہوں اور لوگ تو اطاعت چاہیے ہم کو قریش کی اگر مختلف (اختلاف کرنے والے) ہوں قریش بھی یا سُکوت (خاموشی اختیار) کریں، نہ حِلت حکم کریں نہ حُرمَت کا، یا نہ پاویں ہم قریش اور عرب کو تو اعتبار کرنا چاہیے حِلت اور حُرمَت میں اُسی جانور کا جو مشابہت زیادہ رکھتا ہو اُس سے اور مشابہت کبھی ہوتی ہے صورت میں جیسے گینڈا جسے کہ ترکی میں کرگدن اور فارسی میں بھی کرگدن اور عربی میں حَریش بفتحِ حائے مُہملہ ("ح" کے فتح کے ساتھ) کہتے ہیں مشابہت رکھتا ہے صورت میں بھینس سے اور عُضوِ تناسُل (ذکر / تولیدی اعضاء) کے اندر ہونے میں ہاتھی سے مشابہت رکھتا ہے۔ بعض کُتُبِ حنفیہ میں لکھا ہے کہ نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے حلال ہے اِس واسطے کہ مثل بھینس کے ہیں اور امام محمد کے نزدیک حرام ہے اِس جِہت سے کہ مشابہت بہ ہاتھی ہے اِسی سبب سے مُختلف فیہ (اس میں اختلاف) ہے۔ نزدیک شافعیہ کے اور کُتُبِ مالکیہ اور حنبلیہ میں تَصریح (تفصیل) اُس کی نظر نہیں پڑی اور بعض عُلماءِ اثناءِ عشریہ (اہل تشیع کے علماء) سے بھی حِلت منقول ہے اور مشابہت کبھی ہوتی ہے طبیعت میں یعنی حفاظت اور دُشمنی میں پھر اگر برابر ہوں دونوں چیزیں نہ پائیں اُس جانور کو جو مشابہ ہو اُس کے پس صحیح یہ ہے کہ وہ جانور حلال ہے۔ بعض اَصحابِ شافعی نے لکھا ہے کہ جس جانور میں یہ چار (۴) شرطیں نہ پائی جائیں اُس کے حکم میں رُجوع کرنا چاہیے۔ شریعتِ سابقہ (گزشتہ شریعت) کے نزدیک جو ہماری شریعت سے جیسے نصاریٰ اگر اُن کی شریعت میں حلال ہو تو حلال ہے اگر حرام ہے تو حرام ہے۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: جس جانور کی حُرمَت کلامُ اللہ اور حدیث سے ثابت ہو وہ حرام ہے سوا اُس کے اور جانوروں کو حرام نہ کہنا چاہیے۔ ہاں جو چارپایہ کہ دانت سے اور جو پرندہ پنجے سے زخم اور شکار کرے اُس کو مکروہ تحریمی جاننا چاہیے اور اِمام احمد بِن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی مثل اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے چار (۴) شرطوں مذکورہ کو اعتبار کرتے ہیں۔ پس مذہبِ شافعی اور حنبلی میں جیسے درندہ چارپایہ حرام ہے مثل شیر وغیرہ ہم ویسے درندہ ہی پرندوں کا مثل باز، بہری وغیرہ اور جس طرح وہ جانور حرام ہے جن کے مارنے کا رسولِ مقبول ﷺ نے حکم فرمایا جیسے سانپ، بچھو، چوہا خانگی (گھریلو چوہا) اِسی طرح حرام ہیں۔ وہ جانور کہ حضرت محمد ﷺ نے اُن کے مارنے کا منع فرمایا جیسے چیونٹی، شہد کی مکھی، اَبابیل، ہدہد، چمگادڑ اور حرام سیاہ گوش نیولا، ساہی، طوطا، بوم وغیرہ اور لک لک[46]، طاؤس عکہ میں اِختلاف ہے۔ حضرت اِمام غزالی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اَظہر یہ ہے کہ لک لک حلال ہے اور شیخ الاِسلام نے فتویٰ حُرمَت

---

[46] ) ایک آبی پرندہ جس کی ٹانگیں بھوری لمبی اور چونچ بہت چوڑی اور لمبی ہوتی ہے۔

ہر تینوں کے لئے دیا اور حلال ہے۔ کوّا سیاہ اور ٹمیلا رنگ لیکن کوّے سیاہ میں اختلاف ہے فتویٰ حُرمَت ہے اور بلی پالتو بھی حرام ہے وحشی میں اختلاف ہے۔ اَصَحّ یہ کہ حرام ہے اور حلال ہیں نزدیک اِمام شافعی، اِمام مالک اور اِمام احمد بن حنبل کے اُونٹ، گائے، بکری وحشی ہو یا اُنسی اور گھوڑا، بھینس وحشی ہو یا اُنسی اور ہرن گور خَر، خرگوش، کفتار، سوسی ترکالکوشی جس کو عربی میں یربوع کہتے ہیں اور سمور ینجاب، قاقم حوصل وغیرہ اِسی طرح حلال ہے فاختہ، کبوتر وحشی یا اُنسی، بلبل، مرغ، چکہ، شتر مرغ، بط، قاز اور جو جانور اُن کی شکل اور خاصیت پر ہوں۔ نشانی حِلت پرندوں کی دانہ چگنا اور نشانی حُرمَت کی مردار کھانا اور گوشت پنجے سے پھاڑنا اور حرام ہے نزدیک شافعی اور حنبلی کے مکھی، مچھر، چھچھوندر، گھوس جس کو فارسی میں خرموش کہتے ہیں اور عربی میں یلکش کہتے ہیں۔ پس وہ بڑا بے امتیاز ہے جس شخص نے گھوس کو نزدیک اِمام شافعی کے حلال لکھا ہے اور اِمام مالک درندہ بَہائم جیسے چیتا، شیر، بھیڑیا وغیرہ اور درندہ پرندہ جیسے باز، بَہری اور حَشَراتُ الاَرض وغیرہ۔

## تحقیقِ ذبح

☆ اِمام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذبح میں چار (۴) چیزیں کاٹنا چاہئیں۔ حُلقوم جس میں دَم (خون) جاتا ہے، مری جس میں کھانا جاتا ہے، ودجان وہ دو رگیں جو دو طرف گردن کے ہیں جن میں خون جاری ہوتا ہے اگر کاٹی جائیں اکثر اُن چاروں میں تو بھی حلال ہے۔ نزدیک اِمام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے کہا اِمام محمد علیہ الرحمۃ اور اِمام ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے ضرور کاٹنا حُلقوم اور مری اور ایک دونوں ودجان کا مگر صحیح ہے قول ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا اِس واسطے کہ اکثر کے لئے حکم ہے کل کا[47] اور جامع صغیر میں لکھا ہے جبکہ کاٹا جائے نصف حُلقوم اور نصف اُوداج اور نصف مری نہیں حلال۔ اِس واسطے کہ حلال اُس وقت ہوتا ہے جب سب رگیں کٹیں یا اکثر اور نِصف کے لئے نہیں حکم کل کا اِحتیاط کی جائے اور اِمام محمد علیہ الرحمۃ سے یوں روایت ہے کہ جس وقت کاٹا جائے حُلقوم اور مری اور اکثر ودجان (اُوداج) سے حلال ہے اور جس میں اِس قدر نہ کٹے وہ حلال نہیں۔[48] ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ یہ اَصَح جوابات سے ہے جاننا چاہیے کہ حلال کرنا دو قسم ہے اختیاری و اِضطراری (بے اختیاری)۔ اختیاری میں کاٹنا حُلقوم وغیرہ کا چاہیے تیز چیز سے اور محل اُس کا جبڑے کے نیچے سے جن پر گردن تک ہے اور وہ بھی دو قسم ہے ایک ذبح کہ سوائے اُونٹ کے اور جانوروں میں اوّل حَلق میں کرتے ہیں۔ دوسرے نحر کہ اُونٹ کے آخر حَلق میں نیزہ مار کر حلال کرتے ہیں اور اِضطراری (بے اختیاری) زخمی کرنا جانور کا ہے۔ جس جگہ ہو سکے ناچاری سے جیسے جانور کنوئیں میں جا پڑا وہاں جا کر ذبح نہیں ہو سکتا دور سے نیزہ مارے جہاں لگے حلال ہے یا صید (وہ جانور جسے شکار کیا جائے) ہو یا پالتو جانور کسی کا وحشی ہو جائے اگرچہ شہر میں ہو۔ مگر بکری شہر میں اگر وحشی ہو جائے تو اُس کو حلال کرنا اِضطراری جائز نہیں اور وقتِ قدرت ذبح اور نَحر پر حلال کرنا بطور اِضطراری رَوا (جائز) نہیں۔ اگر نَحر کیا گیا غیر اُونٹ کو یا ذبح کیا اُونٹ کو تو حلال ہے لیکن مکروہ ہے اِس واسطے سنّت اُونٹ میں نَحر ہے اور غیر اُس کے ذبح میں مُضائقہ (حرج) نہیں۔ ذبح میں درمیانِ کُل حَلق کے خواہ اَسفَل خواہ اَوسَط خواہ اعلیٰ قَصّاب (قصائی) نے ذبح کیا بکری اندھیری رات میں سو کاٹا اعلیٰ کو حُلقوم سے یا اَسفَل اِس سے حرام ہے کھانا اُس کا۔ اِس واسطے کہ یہ ذبح اپنی جگہ پر نہیں ہوا بعد اُس کے جاننا چاہیے کہ شرائطِ ذبح کی کئی اَقسام ہیں بعض اُس کے شامل ہیں۔ ذبح اِختیاری اور اِضطراری دونوں کو اور بعض اُن کے خاص ہیں ایک میں نہ دوسرے میں شرط عام۔ جیسے ذابح (ذبح کرنے والے) کا عاقل ہونا، پس نہ کھایا جائے گا مجنون (پاگل) کا ذبیحہ (ذبح کیا ہوا جانور) اور لڑکے کا کہ عقل نہیں رکھتا۔ پھر اگر ہو لڑکا کہ جانتا ہو ذبح کو اور قادر اُس پر کھایا جائے گا۔ ذبیحہ اُس کا اِسی طرح سے حکم ہے۔ مدہوش مجنون (پاگل) اور اُس کا مسلمان یا کتابی ہونا پس نہ کھایا جائے گا ذبیحہ مشرک کا اور بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر کہنا اُس کا وقتِ ذبح کے۔ پس اگر بسم اللّٰہ کہی کسی غیر نے ذابح چُپ رہا اگرچہ بھولا نہ ہو حلال نہیں اور اِرادہ کرنا ذبیحہ پر بسم اللّٰہ کا بس اگر اِرادہ کیا ہو اُس سے شروع عمل کا تو حلال نہیں۔ بسم اللّٰہ کہنا واجب ہے ذابح پر ایسے ہی معیَّن پر معیَّن اُس کو کہتے ہیں جو ذابح کے ہاتھ کے ساتھ اپنا ہاتھ

---

47 ) (الهداية في شرح بداية المبتدي، كتاب الذبائح، من تحل ذبيحته ومن لا تحل، مدخل، 4/348، دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

48 ) (الهداية في شرح بداية المبتدي، كتاب الذبائح، من تحل ذبيحته ومن لا تحل، مدخل، 4/348، دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

چھری وغیرہ کہ ذبیحہ پر رکھ کر اعانت (مدد) کرے ذبیحہ اور اللہ کے نام کے ساتھ اور کسی کا نام نہ لیناوالا حلال نہیں اور قصد کرنا اسم اللہ سے تعظیم اس کی اور بسم اللہ کہنے کے بعد اختیاری میں فوراً ذبح کرنا پس ناجائز ہے۔ تقدیم اس کی مگر اس قدر کہ اس سے چارہ نہیں اور اضطراری میں وقت تیر پھینکنے اور چھوڑے شکاری جانور کے اور شرط ہے کہ ذابح مُحرِم (حالتِ احرام میں) نہ ہو۔ یہ مذکور ہوا اُن سب چیزوں کا جو ذابح سے تعلق رکھتی ہیں۔[49]

**نوٹ:** اِس مسئلہ کی مزید توضیح اور تفصیل فقیر کی تصنیف "**ذبح مافوق العقدہ**" میں پڑھئے۔

اب اُن جانوروں کے متعلق تحقیق پیش ہے جو ہمارے دور کے بعض لوگوں نے حلال قرار دیئے ہیں حالانکہ ہمارے دور سے پہلے وہ حرام سمجھے جاتے رہے۔

## کوّا

☆ معروف زاغ (کوّا) دیوبندی فرقہ نے حلال کہا۔ ایک دیوبندی مولوی حبیب اللہ ڈیروی نے "**الشیی العجاب فی حلۃ الغراب**" نامی پمفلٹ (Pamphlet) شائع کیا اور فقیر کے پڑوس پکالاڑان ضلع رحیم یار خان کے کورائی برادری نے کھایا اور چند سالوں بعد اُس کی حِلت کی تشہیر کے لئے سلانوالی (پنجاب) میں جشن منایا گیا۔ دراصل دیوبندیوں کے قُطب مولوی رشید احمد گنگوہی نے نہ صرف حلال بلکہ اُس کا کھانا ثواب لکھا ہے اِسی لئے اب وہ اُس کی حِلت کے لئے زور لگا رہے ہیں۔ یاد رہے کہ کوّا کئی قسم کا ہے۔

## عق عق

☆ "**منتخب اللغات، صفحہ 338 اور غیاث اللغات" صفحہ 347** میں لکھا ہے کہ "**عق عق**" ایک دشتی پرندہ ہے اور دشتی کے معنی جنگلی کے ہیں۔[50] دیسی کے نہیں تو عق عق کو دیسی کوّا کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ اِمام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے اِمام اعظم علیہ الرحمۃ سے عق عق کی بابت پوچھا تو آپ نے اُسے حلال بتایا میں نے عرض کی وہ تو نجاستیں کھاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: **إِنَّهُ يَخْلِطُ النَّجَاسَةَ بِشَيْءٍ آخَرَ، ثُمَّ يَأْكُلُ** خالص نجاست نہیں کھاتا۔ بلکہ اُسے غیرِ نجاست سے ملا لیتا ہے پھر کھاتا ہے۔[51] (فتاویٰ عالمگیری، جلد5، صفحہ290)

## دیسی کوّا

☆ یہ چونکہ نجاست کو کسی شے کے ساتھ نہیں ملاتا بلکہ خالص نجاست کو بغیر کسی شے کے ساتھ ملائے کھاتا ہے لہٰذا وہ عق عق نہیں بلکہ اُس کا نام "**غراب البقع**" ہے جو کہ نجاستیں بھی کھاتا ہے۔ خبیث بھی ہے[52] اور موذی (خطرناک) بھی۔ بناء بریں **کنز الدقائق** میں "**غراب البقع**" کو حرام لکھا ہے[53] اور **فتاویٰ عالمگیری** میں جہاں "**عق عق**" کو حلال کہا ہے وہاں چند سطر بعد "**غراب البقع**" کو **وَالْغُرَابِ الْأَبْقَعِ مُسْتَخْبَثٌ طَبْعًا** لکھا ہے۔[54]

(صفحہ 290، جلد5)

---

49 ) (الفتاوى الهندية، [كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَفِيهِ ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ] [الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي رُكْنِ الذَّبْحِ وَشَرَائِطِهِ وَحُكْمِهِ وَأَنْوَاعِهِ]، ج5 ص285 الى 286، دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 ھ)

50 ) (منتخب اللغات، العین مع القاف، ص322، مطبوعہ مزین مقبول جهان)

51 ) (الفتاوى الهندية، كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَفِيهِ ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ، الْبَابُ الثَّالِثُ فِي الْمُتَفَرِّقَاتِ، 5/290، الناشر: دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 ھ)

52 ) (کہ سلیم الطبع شخص اس سے نفرت کرتا ہے)

53 ) (كنز الدقائق، كِتَابُ الذَّبَائِحِ، 1/601، دار البشائر الإسلامية، دار السراج، الطبعة: الأولى، 1432ھ 2011م)

54 ) (الفتاوى الهندية، كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَفِيهِ ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ، الْبَابُ الثَّالِثُ فِي الْمُتَفَرِّقَاتِ، 5/290، الناشر: دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 ھ)

قرآن مجید نے آیت کریمہ: وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ[55](پارہ۹،سورۃالاعراف،ایت۱۵۷) میں ہر خبیث شے کو حرام قرار دیا ہے نیز ا طیب الطیبین ﷺ نے "غراب البقع" کو فَواسِق (فاسِقوں) میں شمار کرکے حِل و حرم[56] میں اُس کے قتل کی اجازت بخشی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانچ (05) جانور فاسِق ہیں حِل اور حَرم ہر جگہ قتل کئے جائیں۔

(۱) سانپ (۲) غُرابُ الاَبْقَع (دیسی کوّا) (۳) چوہا (۴) کاٹنے والا کتا (۵) چیل۔[57] (ابن ماجه، صفحه 230، مشكوٰة، صفحه 236)

جب حدیث شریف میں ذکر کردہ باقی چار (۴) جانور بسبب فاسِق ہونے کے حرام ہیں تو دیسی کوّا بھی حرام ہی ہے کیونکہ یہ بھی فاسِق یعنی نافرمان ہے خبیث ہے، موذی ہے، نجاست خور (نجاست کھانے ولا) ہے۔ کوّے کے فاسِق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سیّدنا نوح علیہ السلام نے اُسے پانی دیکھنے کے لئے بھیجا تو اُس نے نافرمانی کی اور آپ کی اِطاعت پر مرِدار خوری کو ترجیح دی۔[58] (حياةالحيوان، جلد2، صفحه 174)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمُر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "جب رسول اللہ ﷺ نے کوّے کو فاسِق کہا تو اُسے کون کھا سکتا ہے" والله ما هو من الطيّبات خدا کی قسم وہ طیّبات سے نہیں۔[59] (ابن ماجه، صفحه 241)

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں سیّدہ عائشہ سے کوّے کی بابت سوال کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ «من يأكله؟ بعد قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسِقا»[60]

یعنی آنحضرت ﷺ نے جب کوّے کو فاسِق کہہ دیا اب اُس کا کھانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ (ابن ماجه، صفحه 271)

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، مجھے اُس شخص پر تعجب ہے جو کوّا کھاتا ہے حالانکہ حضور ﷺ محرم تک کو اس کے قتل کی اجازت بخشی اور اُس کا نام فاسِق رکھا خدا کی قسم وہ طیبّات سے نہیں۔[61] (حياةالحيوان، جلد2، صفحه 172)

ایک شخص بارگاہ اقدس سیّد عالم ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اُس کا نام پوچھا اُس نے اپنا نام غُراب بتایا یعنی کوّا تو آپ ﷺ نے نام بدلا اور فرمایا: انت مسلم اب سے تیرا نام غُراب نہیں مسلم ہے۔ علامہ دمیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: لانه حيوان خبيث الفعل، خبيث المطعم۔[62]

یعنی کوّے کی چونکہ حرکتیں بھی خبیث ہوتی ہیں اور خوراک بھی خبیث ہوتی ہے۔ (حياةالحيوان، جلد 2، صفحه 175)

اِس لئے آپ ﷺ نے غُراب نام پسند نہیں کیا۔

اور مسلم کو پسند کیا کیونکہ مسلمان کے کام بھی اچھے ہوتے ہیں اور خوراک بھی پاک ہوتی ہے۔

عق عق جنگلی پرندہ ہے اور غُراب البقع دیسی کوّا وہ حلال ہے یہ حرام۔ وہ فاسِق نہیں یہ فاسِق ہے اِس لئے هدایه میں لکھا ہے کہ مُحرِم بحالتِ اِحرام عق عق کو نہیں مار سکتا۔[63] (هداية اولين، صفحه 282)

---

55 ) ترجمہ: "اور (نبی) گندی چیزیں اُن پر (اپنی امت پر) حرام کرے گا"۔

56 ) حدود حرم کے باہر سے میقات تک کی زمین کو حِل کہتے ہیں۔

57 ) (مشكاة المصابيح، كتاب الْمَنَاسِك، بَاب الْحرم يجْتَنب الصَّيْد، 825/2، الحديث 2698، لمكتب الإسلامي بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985)

58 ) (حياة الحيوان الكبرى، الغراب: فائدة أجنبية، 237/2، دار الكتب العلمية، الطبعة: الثانية، 1424 هـ)

59 ) (سنن ابن ماجه، كتاب الصيد، باب الأرنب، 1082/2، الحديث 3248، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

60 ) (سنن ابن ماجه، كتاب الصيد، باب الأرنب، 1082/2، الحديث 3249، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

61 ) (حياة الحيوان الكبرى، الغراب، 235/2، دار الكتب العلمية، الطبعة: الثانية، 1424 هـ)

62 ) (حياة الحيوان الكبرى، الغراب، 239/2، دار الكتب العلمية، الطبعة: الثانية، 1424 هـ)

63 ) (الهداية في شرح بداية المبتدي، باب الجنايات، فصل جزاء الصيد، 167/1، دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

اگر عق عق دیسی کوّے کا نام ہوتا تو صاحبِ ہدایہ علیہ الرحمۃ اُس موذی کے مارنے سے ہر گز نہ روکتے۔ معلوم ہوا کہ "عق عق" جنگلی پرندہ ہے "دیسی کوّا" نہیں اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ "غراب البقع" خبیثُ الفعل (برا کام کرنے والا)، خبیثُ المُطعِم (برا کھانے والا) فاسِق اور موذی جانور ہونے کی وجہ سے حرام ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ غُراب البقع سے دیسی کوّا مراد ہے۔ دیوبندی مولوی تواِس سے کَرگَس مراد لیتے ہیں۔ دیسی کوّے کو مرغی کی طرح حلال جانتے ہیں دیکھو "احسن المسائل" صفحہ (۳۵۸) تواُن کی دَہاں دوزی (مخالف کو زبردستی خاموش کرنے کے عمل) کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔[64]

عُلماءِ کرام نے البقع کی تفسیر بایں الفاظ بیان کی: غُراب أَبقع: فِيهِ سَوَادٌ وَبَيَاضٌ [65]

یعنی وہ ہے جس کا کچھ کالا ہو اور کچھ سفید۔ (مشکوٰۃ بین السطور، صفحہ 236، مثله فی اشعۃ اللمعات، جلد 2، صفحہ 377)

وَبَقِّعَ ٱلْغُرَابُ وَغَيْرُهُ بُقْعًا، مِنْ بَابِ تَعِبَ، ٱخْتَلَفَ لَوْنُهُ، فَهُوَ أَبْقَعُ. [66]

یعنی کوّے وغیرہ کا رنگ مختلف ہو تو اسے البقع کہتے ہیں۔ (المصباح المنیر، جلد 1، صفحہ 80)

يُقَالُ لِلْغُرَابِ أَبْقَعُ إِذا كَانَ فِيهِ بَيَاضٌ وَهُوَ أَخْبَثُ مَا يَكُونُ مِنَ الْغِرْبَانِ [67]

یعنی کوّے کا کچھ حصہ سفید ہو تو اسے البقع کہتے ہیں ایسا کوّا بڑا خبیث ہوتا ہے۔ (لسان العرب، جلد 8، صفحہ 17)

الأَبقع مَا خالَط بياضَه لونٌ آخَرُ۔۔۔ وَفِي الْحَدِيثِ أَنه أَمر بِقَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَابِّ وعَدَّ مِنْهَا الغُرابَ الأَبْقَعَ [68]

یعنی جس کے سفید رنگ کے ساتھ دوسرا رنگ ملا ہو اُس کو اَبقع کہتے ہیں، حدیثِ خُمس فواسق میں اُس کو ذکر کیا گیا ہے۔

(الھنایہ الابن الاثیر، جلد 1، صفحہ 175)

چونکہ کَرگَس کا رنگ خالص کالا ہوتا ہے اور دیسی کوے کا رنگ خالص کالا نہیں ہوتا بلکہ اُس کی گردن کا رنگ بنسبت پر و بازو کے سفید ہوتا ہے اِس لئے "غراب البقع" سے صرف دیسی کوّا مراد ہے کَرگَس مراد نہیں یعنی عندالاَحناف کَرگَس اور دیسی کوّا اگرچہ دونوں حرام ہیں مگر کَرگَس کی وجہِ حُرمَت اور ہے اور دیسی کوّے کی وجہِ حُرمَت وہ ہے جو بیان ہوئی۔

الغرض عق عق کو دیسی کوّا سے تعبیر کرنا اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اُسے حلال قرار دینا ڈیروی صاحب کی سراسر جہالت وفریب کاری (دھوکہ بازی) ہے۔ دیسی کوّا غُراب البقع ہے جو اَہلِ سنّت اَحناف کے نزدیک حرام ہے البتہ دیوبندی مسلک میں "دیسی کوّا کھانا نہ صرف جائز بلکہ کارِ ثواب ہے"۔

(فتاوٰی رشیدیہ، صفحہ 493)[69]

فقیر نے اِس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے بنام "ارتفاع النقاب عن وجه الغرب" اُس کا خلاصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

تمام فُقہاءِ کرام اور محدّثینِ عظام کے نزدیک یہ دیسی کوّا (زاغ معروف) حرام ہے۔

☆قرآن مجید کا اِرشاد ہے: ويحرم عليهم الخبائث۔ (پارہ 9، سورۃ الاعراف، أیت 157)

**ترجمہ:** "اور (نبی) گندی چیزیں اُن پر (اپنی امت پر) حرام کرے گا"۔

---

[64] (احسن المسائل اردو ترجمہ کنز الدقائق مع الفوائد، جن جانوروں کا کھانا درست ہے، 358/1، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

[65] (لسان العرب، فصل الباء، 17/8، دار صادر بیروت، الطبعة: الثالثة 1414 ھ)

[66] (المصباح المنیر: فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، الباء مع القاف وما یثلثھما)، 42/1، 1864 ھ)

[67] (لسان العرب، فصل الباء، 17/8، دار صادر بیروت، الطبعة: الثالثة 1414 ھ)

[68] (لسان العرب، فصل الباء، 17/8، دار صادر بیروت، الطبعة: الثالثة 1414 ھ)

[69] (فتاوی رشیدیہ، حرمت وجواز کے مسائل، ص598، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

لٰہذا اِس آیت سے ہر خبیث شے کا حرام ہونا ثابت ہے اور یہ کوّا خبیث ہے اِس لئے کہ اُس کو طبیعتِ سلیمہ (نیک طبیعت) خبیث جانتی ہے اور نفرت کرتی ہے۔ ہر بھلا آدمی اگرچہ گاؤں کا رہنے والا کیوں نہ ہو اُس سے نفرت کرتا ہے خود حلال کہنے والے بھی اُس کی طرف رغبت نہیں کرتے (ورنہ اعلانیہ کھاتے) اور یہ نفرت شرعاً اُس کا خُبث (خبیث) ہے جو موجِب (سبب) حُرمت ہے۔

"اشعۃ اللمعات شریف" میں ہے: ومراد خبث آنچه پلید داند، طبع سلیم ضد طیب

درمختار میں کوّے کو مُلحق بالخبائث لکھ کر فرمایا خبیث وہ ہے جس سے سَلیم طبیعتیں نفرت و گِھن کریں۔[70]

اِسی لئے کوّے کی طرف زمانہ نبی کریم ﷺ سے آج تک کسی نے رَغبت نہ کی ہر قَرن ہر زمانہ کے مسلمان نفرت ہی کرتے رہے اور کرتے ہیں لٰہذا ثابت ہوا کہ یہ کوّا خبیث ہے اور آیتِ کریمہ ویحرم علیهم الخبائث میں داخل ہے۔ علامہ دمیری علیہ الرحمہ نے فرمایا: حَيوانٌ خبيثُ الفَعلِ، خبيثُ المُطعم یعنی کوّا خبیثُ الفعل و خبیثُ المُطعم حیوان ہے۔[71] (حیواۃ الحیوان، جلد 2، صفحہ 97)

☆ یہ کوّا چونکہ موذی ہے اُس کی طبیعت میں ایذا رسانی ہے۔ اِس لئے نبی کریم ﷺ نے اُس کو فاسِق فرمایا اور مُحرِم کے لئے بھی اس کے قتل کی اجازت دی حالانکہ مُحرِم کے لئے شکار حرام ہے لٰہذا ثابت ہوا کہ جس طرح اور (دیگر) موذی جانور ہیں یہ کوّا بھی موذی ہے اور اُس کا کھانا حرام ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مجھے تعجب ہے اُس شخص پر جو کوّا کھاتا ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے مُحرِم کے لئے اُس کے قتل کی اجازت اور اُس کا نام فاسِق رکھا۔ خدا کی قسم وہ طیّبات سے نہیں ہے۔[72] (سنن بیهقی، جلد9، صفحه 387)

حضرت اِبنِ عُمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کون ہیں جو کوّے کو کھائے جبکہ حضور ﷺ نے اُس کو فاسِق فرمایا ہے خدا کی قسم یہ پاک جانوروں میں سے نہیں ہے۔[73] (ابن ماجه مترجم، صفحه 497)

"تفسیر موضح القرآن (صفحہ ۱۰۰)" پر مذکور ہے کہ کوّا ستھری چیز نہیں (بلکہ خبیث و ناجائز ہے)۔[74]

حضرت اِبنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ (۵) جانور ہیں کوئی حَرَج نہیں اُس شخص پر جو اُن کو حَرم میں اور اِحرام کی حالت میں قتل کرے چوہا اور کوّا اور چیل اور بچھو اور کٹ کھنا کتا (کاٹ کھانے والا کتا)۔[75] (مشکوٰۃ شریف)

اِن تمام حدیثوں سے ثابت ہوا کہ یہ کوّا موذی ہے اور فاسِق جانور ہے اُس کا وہی حکم ہے جو سانپ، بچھو، چوہے وغیرہ کا ہے جس طرح چوہا، سانپ، بچھو وغیرہ کھانا حرام، کوّا کھانا بھی حرام ہے۔

کنز الدقائق میں ہے: لا الأبقع الّذي يأكل الجيف[76]

یعنی اَبقع کو جائز نہیں جو مُردار کھاتا ہے۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق)

اُس کی شرح فتح المعین میں ہے: هُوَ ٱلَّذِي فِيهِ سَوَادٌ وَبَيَاضٌ أَبْقَعُ

---

[70] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الذبائح، 305/6، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412ھ 1992م)

[71] (حياة الحيوان الكبرى، الغراب، 239/2، دار الكتب العلمية، الطبعة: الثانية، 1424 ھ)

[72] (السنن الكبرى، جِمَاعُ أَبْوَابِ مَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ، بَابُ مَا يَحْرُمُ مِنْ جِهَةِ مَا لَا تَأْكُلُ الْعَرَبُ، 532/9، الحديث 19368، دار الكتب العلمية، بيروت–لبنات، الطبعة: الثالثة، 1424 ھ 2003م)

[73] (سنن ابن ماجه، كتاب الصيد، باب الأرنب، 1082/2، الحديث 3248، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

[74] (تفسیر موضح القرآن از شیخ عبد القادر، منزل دوم، المائدۃ:، ص100، ملک دین محمد اینڈ سنز پبلیشرز، لاہور)

[75] (مشكاة المصابيح، كتاب الْمَنَاسِك، بَاب الْمحرم يجْتَنب الصَّيْد، 825/2، الحديث 2698، لمكتب الإسلامي بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985)

[76] (كنز الدقائق، كِتَابُ الذَّبَائِحِ، 601/1، دار البشائر الإسلامية، دار السراج، الطبعة: الأولى، 1432ھ 2011م)

یعنی وہ ہے جس میں کچھ سیاہی و سفیدی ہو۔

جب صاحبِ کنز نے اَبقع کو حرام فرمایا اور شارِح نے اَبقع کی تفسیر کر کے تعیُّن کر دی کہ ابقع وہ ہے جس میں سیاہی و سفیدی ہو تو اب اُس دیسی کوّے کی حُرمَت میں کیا شبہ رہ گیا[77]؟ اِس عبارتِ کنز کا فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب نے کیا ہے (جو دیابنہ کے بھی بزرگوار ہیں) اُس میں مذکور ہے:

**مزاداز ابقع زاغ متعارف است رنگ گردن آں به نسبت پروبازویش سفید ے باشد۔**

یعنی: اَبقع سے مراد وہ مشہور کوّا ہے جس کی گردن کا رنگ بہ نسبت پر و بازو کے سفید ہوتا ہے۔

اِسی عبارت کا اُردو ترجمہ مولوی محمد اَحسن دیوبندی نے اَحسن المسائل میں کیا ہے مگر جو اَبلق کہ مردار کھاتا ہے حرام ہے اور مراد اَبلق سے یہی دیسی کوّا ہے کہ اُس کی گردن کا رنگ بہ نسبت پروں کے سفید ہوتا ہے اُس کا کھانا حرام ہے۔[78] کوّے کی حِلت کا قول صرف مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا خانہ ساز (من گھڑت) فتویٰ ہے جو "فتاویٰ رشیدیه، صفحه (۲۹۶)" پر مذکور ہے۔[79] اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے زاغِ معروف کی حُرمَت کا قول کیا ہے اور کوّا خور (کوّا کھانے والے) گنگوہی کا تعاقُب (مواخذہ/گرفت) کرتے ہوئے رسالہ "دفع زيغ زاغ" میں ہی زبردست اعتراضات وارد کئے جن کا مرتے دَم تک گنگوہی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔[80]

**لطیفه:** کوّے نے جس طرح دیوبندی وہابی فرقہ میں ہلچل اور قلعہ دیوبند میں زلزلہ برپا کیا ہے اُس پر عربی کا یہ شعر خوب چسپاں (مُنطبِق) ہوا ہے:

**إذا كان الغرابُ دليلَ قومٍ سَيَهْدِيهم إلى دَارِ الخَرَابِ**

یعنی جس فرقہ کا کوّا رہنما ہو وہ اُنہیں ہلاک ہونے والوں ہی کی راہ دکھائے گا۔

## اعتراض وجواب

**اعتراض:** قرآن مجید میں ہے کہ **أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ**۔ (پارہ 7، سورۃ المائدۃ، اٰیت 94)

**ترجمه:** "حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اُس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو"۔

☆ مُطلق اپنے اِطلاق پر اور عام اپنے عُموم پر دلالت کرتا ہے۔ اِس بناء پر آیتِ کریمہ **صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ** سے صاف معلوم ہوا کہ تمام دریائی جانوروں کا شکار بھی حلال ہے اور اُن کا کھانا بھی۔

**جوابِ احناف:** اِمام غزالی علیہ الرحمۃ کے بقول السَّمَکُ اکثرُ خَلقُ اللہ مچھلیاں مخلوقِ خدا میں سب سے زیادہ ہیں۔[81] اللہ تعالیٰ نے اُن کی بیشمار قسمیں پیدا فرمائی ہیں کہ ایک جنس ہونے کے باوجود مختلف الاَجناس دکھائی دیتی ہیں۔ اُن کے نام بھی شکل بھی جسامت بھی مختلف ہے۔ بعض چھوٹی ہوتی ہیں بعض بہت چھوٹی بعض بڑی ہوتی ہیں اور بعض بہت بڑی۔ صحابہ کرام کے لشکرِ گراں (ایک بہت بڑے لشکر) نے عنبر نامی جس دابّہ (جانور) کو مہینہ بھر کھایا وہ اتنی بڑی مچھلی تھی کہ اُس کی آنکھ میں تیرہ (۱۳) آدمی بیٹھ سکتے تھے۔[82] (مسلم شریف، جلد2، صفحه 147)

---

77 ) (کنز الدقائق و شرحه جامع الرموز، کتاب الذبائح، فصل مایؤکل لحمه ومالا یؤکل لحمه، 350/2، مطبوعه ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

78 ) (احسن المسائل اردو ترجمه کنز الدقائق مع الفوائد، جن جانوروں کا کھانا درست ہے، 358/1، مطبوعه ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

79 ) (فتاوی رشیدیه، حرمت وجواز کے مسائل، ص598، مطبوعه دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

80 ) (فتاوی رضویه، دفع زیغ زاغ، ج27، ص621 الی 632، مطبوعه رضا فاؤنڈیشن لاهور، 1425ھ/2004ء)

81 ) (مجموعة رسائل الإمام الغزالي، باب في حكمة خلق السمك، 1536/2، دار الكتب العلمية، الطبعة: 2011ء)

82 ) (صحيح المسلم، كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب إباحة ميتات البحر 1536/2، الحديث 1935، دار إحياء التراث العربي بيروت)

اور سیّدنا سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جب جانوروں کی دعوت کی تو عرصہ دراز سے اکٹھا کئے جانے والے سارے کھانے کو یکدم نگل جانیوالی بھی مچھلی ہی تھی۔ سمندر میں اگرچہ اور جانور بھی موجود ہیں مگر وہ آٹے میں نمک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مچھلیوں کے مقابلے میں کالعدم ہیں بلکہ ابتداء میں سمندر میں ماسوا مچھلیوں کے کوئی جانور نہ تھا۔[83] (حیات الحیوان، صفحہ 269268، جلد1، صفحہ 2928، جلد2)

بنابریں صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُه سے صرف مچھلیوں کا مراد ہونا آیت کے عُموم واِطلاق کے مُنافی (مخالف) نہیں بلکہ مچھلیوں کی تمام اَقسام کو شامل ہونے کی وجہ سے دالّ بَر عُموم ہی ہے۔ اندریں صورت آیۂ کریمہ کے معنی یہ ہوں گے کہ تم پر حلال کیا گیا دریا کی چھوٹی بڑی سب مچھلیوں کا شکار کرنا اور اُن کو کھانا۔ جس طرح یہاں صَیْدُ الْبَحْرِ سے صرف مچھلی مراد ہے یونہی "سورۃ النحل، رکوع ۲" اور "سورۃ الفاطر، رکوع ۲" میں مذکور لَحْمًا طَرِیًّا سے مُفَسِّرِینِ عظام نے مچھلی ہی مراد لی ہے۔ حالانکہ یہ لفظ بھی باعتبارِ لغوی معنی کے ہر تازہ گوشت پر بولا جاتا ہے۔ درج بالا جواب درج ذیل حدیثوں سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔

## اَحادیث

☆ حضور ﷺ نے خشکی کے جانوروں میں سے صرف مکڑی (ٹڈی جو مصلوں کو کھاتی ہے) اور دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی کی بابت اِرشاد فرمایا کہ اُن دونوں کو ہمارے ذبح کرنے کے بغیر (اُحِلّت لَنَا) ہمارے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔[84] (مشکوٰۃ شریف، صفحہ 361)

☆ سیّدنا عُمرابنُ الخطاب اور سیّدنا علیِ ابنِ ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مچھلی کو اور مکڑی کو (ذکی لکم) دَستِ قدرت نے ذبح کر دیا ہے تو اُنہیں بغیر ذبح کرنے کے کھاؤ۔[85]

☆ حضور اَقدس ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ ذَکّٰی لَکُمْ وَصَیْدُ البَحْرِ[86]

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندری شکار کو ذبح فرمادیا ہے (تمہیں اس کے ذبح کی ضرورت نہیں)۔

☆ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی مسئلہ "مافی البحر" کہہ کر بیان فرمایا یعنی سمندری جانور کو اللہ تعالیٰ نے ذبح فرمادیا ہے۔[87]

اِن چار (۴) حدیثوں سے پتہ چلا کہ "صید البحر اور مافی البحر" سے مراد وہی جانور ہے جسے پہلی حدیث میں "مچھلی" کہا گیا ہے۔

☆ سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کُلِ السَّمَكَ وَلَا یَضُرُّكَ مَنْ صَادَهُ مِنَ النَّاسِ[88]

یعنی مچھلی کا شکار مسلمان کرے یا غیر مسلم تمہارے لئے اُس کے کھانے میں حرج نہیں۔ (سنن الکبری للبیهقی، الباب الجزء 9، الجزء 9، الصفحة253)

اُنہوں نے اِس حدیث سے پہلے یہی مسئلہ مافی البحر اور ماصید منه کہہ کر بیان فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ عام لفظ بولا جائے یا خاص مراد مچھلی ہی ہوتی ہے۔

---

83 ) (حیاۃ الحیوان الکبری، الحوت: فائدۃ: ، 1/380 ، دار الکتب العلمیة، الطبعة: الثانیة، 1424 ھ)

84 ) (مشکاۃ المصابیح، کتاب فَضَائِلِ الْقُرْآن، بَاب اخْتِلَاف الْقِرَاءَات وَجمع الْقُرْآن ،الْفَصْل الثَّالِث، 2/1203، الحدیث 4132 ، لمکتب الإسلامي بیروت، الطبعة: الثالثة، 1985)

(85) (السنن الکبری، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، بَابُ مالَفَظَ البحرُ وطَفا مِن مَيْتِهِ، 19/230، الحدیث 19008 ، مرکز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية، الطبعة: الأولی، 1432 ھ 2011م)

(سنن الدارقطني، كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ وَغَيْرِهَا، الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْأَطْعِمَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ، 5/488، الحدیث 4726 ، مؤسسة الرسالة، بیروت لبنان، الطبعة: الأولی، 1424 ھ 2004م)

(86) (السنن الکبری، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، بَابُ الحِيتَانِ ومَيْتَةِ، 19/226، الحدیث 18998 ، مرکز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية، الطبعة: الأولی، 1432 ھ 2011م)

(87) (السنن الکبری، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، بَابُ الحِيتَانِ ومَيْتَةِ، 19/226، الحدیث 18999 ، مرکز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية، الطبعة: الأولی، 1432 ھ 2011م)

(88) (السنن الکبری، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، بَابُ مَالَفَظَ الْبَحْرُ وَطَفَا مِنْ مَيْتَةٍ، 19/228، الحدیث 19002 ، مرکز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية، الطبعة: الأولی، 1432 ھ 2011م)

☆ دریا سے باہر پھینکی ہوئی مچھلیوں کی بابت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے کھانے کی اجازت دی پھر اپنا فتویٰ سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو اُنہوں نے اُس کی تصدیق کی اور فرمایا کہ قرآن مجید نے **صید البحر** کو حلال قرار دیا ہے[89] اور **صید البحر** سے مراد وہ ہے جسے شکاری نے سمندر سے پکڑا اور **طعام البحر** سے مراد وہ ہے جسے سمندر نے باہر پھینکا۔[90]

(السنن للبیہقی جلد 9، صفحہ 252-254)

اِن سات(۷) حدیثوں سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنّت کی اِصطلاح میں **سَمَک، حُوت** جیسے خاص الفاظ سے اور **یدالبحر، طعام البحر، مافی البحر** جیسے عام الفاظ سے مچھلی ہی مراد ہوتی ہے۔ سیّدنا اِمامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چونکہ کتاب و سنّت کا علم سب سے زیادہ ملا ہے اِس لئے آپ کی تحقیق سب فُقَہاء سے اعلیٰ ہے۔

دراصل اِس آیت میں مُحرِم کے اَحکام بیان کئے گئے ہیں۔ اُس کے لئے مُحَرَّمات(حرام چیزوں) میں مِنجملہ دریائی شکار بھی ہے اور دریائی شکار سے مراد وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کا وہ ہے جس کی پیدائش دریا کے باہر خشکی میں ہو۔ اَحناف نے اُس کی تخصیص نہیں کی اور جانوروں کے علم کے مطابق فرمایا ہے کیونکہ یہ صرف مچھلی کا خاصّہ ہے کہ صرف اور صرف وہی دریا میں پیدا ہوتی ہے بخلاف دوسرے دریائی جانوروں کے کہ اُن کی بود و باش(رہن سہن) دریا میں سہی لیکن اُن کی پیدائش دریا کے باہر خشکی میں ہوتی ہے۔

## حرام جانوروں کی حُرمَت کی حکمتیں

☆ مخالفینِ اِسلام اپنی جہالت کی وجہ سے اِسلام پر طعن و تشنیع(ملامت) کرنے لگ جاتے ہیں اگر وہ اِسلام کی نَزاکت(نازک مزاجی) سے آگاہ ہوں تو یقیناً اِسلام تھامے بغیر نہیں رہ سکیں گے مثلاً اِسلام نے خنزیر کو حرام قرار دیا ہے اِس لئے کہ وہ ہر حیثیت سے انسان کی صحت کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

## خنزیر

☆ خنزیر خور(خنزیر کھانے والے) لوگوں کی طرف سے اُس کے عذر میں کہا جاتا ہے کہ آج کل خنزیر پالنے کے بڑے جدید اور محفوظ طریقے موجود ہیں۔ یہ جانور کھلّے نہیں چھوڑتے اُنہیں موٹا کرنے کے لئے پنجروں میں بند رکھا جاتا ہے اور وباؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ٹیکے لگتے ہیں۔ اُن کے گوشت کو بازار میں بیچنے سے پہلے ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور جب یہ جانور اتنی احتیاط سے پالا جائے تو وہ انسانوں کے لئے خطرناک نہیں ہو سکتا۔

**جواب:** ہم بچّوں کے پیدا ہوتے ہی دیکھ بھال شروع کرتے ہیں۔ اُن کے پہلے دن سے بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگتے ہیں۔ سال بھر کی عمر تک ہر بچہ کم از کم سات(۷) بیماریوں سے محفوظ کر لیا جاتا ہے تو پھر کیا یہ بچے بیمار نہیں ہوتے یا کسی اور وجہ سے نہیں مرتے؟ کیا اُن کو پھوڑے پھنسیاں نہیں نکلتیں یا اُن کے گردے خراب نہیں ہوتے یا اُن کو سرطان نہیں ہوتا؟

جب یہ تمام پیش بندیوں کے باوجود یہ بچے بیمار ہوتے اور مرتے ہیں تو پھر یہ توقُّع(امید) کیسے کی جا سکتی ہے کہ باڑوں میں پلنے والے خنزیر بیماریوں سے مبرّا(خالی) ہوں گے۔ عام حالات میں یہ ممکن نہیں کہ ہر شخص اپنے کھانے کے لئے ایسے جانور حاصل کر سکے جن کی پرورش ایک معیاری ماحول میں ہوئی ہو نہ تو ہر شخص ایسے جانور حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی ایسے جانور بیماریوں سے قطعی مبرّا ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے اِسلام نے یہ موٹا اُصول سامنے رکھ دیا کہ خنزیر کا گوشت نہ کھانا کیونکہ یہ انسان کے لئے ہمیشہ خطرناک ہو گا۔

۱۹۲۵ء میں ڈاکٹر محمد جعفر نے اپنے ایک مقالے میں ثابت کیا تھا کہ انسانوں کو خنزیر کھانے سے کم از کم ۴۷-اَقسام کی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔

(89) (السنن الکبری، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، بَابُ مَا لَفَظَ الْبَحْرُ وَطَفَا مِنْ مَيْتَةٍ، 233/19، الحديث 19014، مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية، الطبعة: الأولى، 1432هـ 2011م)

(90) (السنن الصغير للبيهقي، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، بَابُ الْحِيتَانِ وَمِيتَةِ الْبَحْرِ، 51/4، الحديث 3035، جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي- باكستان الطبعة: الأولى، 1410هـ 1989م)

ایک جگہ کی بیماری دوسری جگہ تک جانے کے قابل نہیں لیکن خنزیر وہ خطرناک جانور ہے جو انسانوں سے بیماریوں حاصل کرکے اُنہیں آگے پھیلانے کا باعث ہوسکتا ہے یا دوسرے الفاظ میں اپنی وبائیں اپنے پالنے والوں کو بانٹ کر اُنہیں بیمار کرسکتا ہے۔اِس نقطہ نظر سے خنزیر کو گھر میں رکھنا یا پالنا آس پاس کے لوگوں کے لئے بھی ہمیشہ خطرے کا باعث رہے گا۔

وہ جانور جسے انسانوں کو لاحق ہونے والی تمام بیماریاں ہوسکتی ہیں ہمیشہ خطرے کا باعث رہے گا اور وہ انسان جو ایسے دَفینہ (پوشیدہ) امراض جانور کا گوشت کھائے گا کبھی بھی خطرے سے باہر نہ ہوگا۔

حضورِ اکرم ﷺ نے کتّے کو نَجِس قرار دیا ہے۔اُس گھر کو برکت سے محروم قرار دیا ہے جس میں کتّا موجود ہو۔اِس کی آسان وجہ یہ ہے کہ کتّا انسانوں کے لئے خطرناک ہے اُسے وفادار کہنے والے شدید مُغالطے (غلط فہمی) کا شکار ہیں۔اب اگر کوئی کتّے کو محفوظ کرنے کے لئے اُسے پہلے باؤلے پن کا ٹیکہ لگوائے پھر ڈسپنسر (Dispenser) سے محفوظ کروائے اور اُسے متعدّد (کثیر) ٹیکے لگوائے اور کہے کہ اب میں کتّا رکھنے کے باوجود محفوظ ہوں تو وہ غلط ہے کیونکہ عام حالات میں اتنی احتیاط ممکن نہیں۔یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں اور ایسے امکانات موجود ہیں کہ اِن تمام کوششوں کے باوجود کتّا کسی اور صورت میں مضرِرَساں (نقصان پہنچانے والے) ثابت ہوجائے یہی کیفیت خنزیر کی بھی ہے۔

## اُوجھڑی وغیرہ

☆ بعض لوگ اُوجھڑی کھانے کے شوقین اور بعض کپُوروں کے دِلدادہ ہیں اِس پر چند دیگر اَشیاء کو ملا کر چند تَصریحات فُقَہاء و محدّثین عرض ہیں۔

طبرانی نے **المعجم الاوسط** میں حضرت عبداللہ ابنِ عمر سے ابن عدی اور بیہقی نے حضرت عبداللہ ابنِ عباس سے علامہ اَوزاعی نے واصل بن ابی جمیلہ سے اور اُنہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ حلال جانور سے سات (۷) اَعضاء فَرج، کپُورے، غُدود، مَثانہ، پِتّہ، بہنے والا خون اور ذکر کا استعمال کرنا مکروہ جانتے۔"علامہ عینی فرماتے ہیں کہ ہمارے اِمام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خون تو حرام ہے کہ قرآنِ حکیم میں اُس کی تَحریم (حرام کرنا) منصوص (واضح ہے) ہے اور باقی چیزوں کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ سلیم الطّبع لوگ اُن کو خبیث اور مکروہ جانتے ہیں۔[91] (عینی حاشیہ کنز الدقائق، صفحہ 496)

"**حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، جلد4، صفحہ 196**" پر ہے کہ لفظ خبیث اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد سے ماخوذ ہے:

**ویحرم علیھم الخبائث** یعنی: "رسول اللہ ﷺ گندی چیزیں لوگوں پر حرام فرماتے ہیں"[92]

## اُوجھڑی مکروہ

مذکورہ چیزوں میں مَثانہ کے استعمال کو مکروہ کیوں فرمایا گیا ہے؟ اِس لئے کہ یہ پیشاب کا مَخزن (جمع ہونے کی جگہ، accumulator) و مَنفذ (سوراخ/نکلنے کا مقام) ہے اور یہ عِلّت اُوجھڑی میں بوجہ اَتم موجود ہے اِس لئے کہ ہر ذِی شَعور (عقل والا) جانتا ہے کہ اُوجھڑی میں لید و گوبر کا مخزن (جمع ہونے کی جگہ، accumulator) و مَنفذ (سوراخ/نکلنے کا مقام) ہے لہٰذا جو عِلّت و سبب مکروہ ہونے کا مَثانہ میں ہے وہی بعینہٖ اُوجھڑی میں بھی پایا جاتا ہے۔اِمام اعظم علیہ الرحمۃ سے دُبر (جائے پاخانہ، Anus) کی کراہتِ تحریمہ کی بناء پر گوشت کی خرید و فروخت میں بیع کا پھیر نا منقول ہے اور یہ ظاہر بات ہے کہ دُبر (جائے پاخانہ، Anus) محض مَنفذ (نکلنے کا مقام) نجاست ہے جبکہ اُوجھڑی مَنفذ بھی ہے اور مَخزن بھی۔لہٰذا اِسی طرح اُوجھڑی کا مکروہ تحریمی ہونا اِمام اعظم علیہ الرحمۃ سے ثابت ہوا۔

مُحقّق مذہب، اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے رسالہ "**المخ الملیحہ فیما نھی عن اجزاء الذبیحہ**" میں مذکورہ اشیاء کے علاوہ اُوجھڑی کی کراہت کا بھی اضافہ فرمایا ہے۔جس کی تائید اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی باقی کُتُب سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً "**ملفوظات شریف، صفحہ 26، حصہ4**"

---

[91] (المعجم الأوسط للطبرانی، مَنِ اسْمُهُ يَعْقُوبُ، 181/9، الحدیث 9480، دار الحرمین، القاهرة)

[92] ویحرم علیھم الخبائث (پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت157) ترجمہ: "اور (نبی) گندی چیزیں اُن پر (اپنی امت پر) حرام کرے گا"۔

[93]میں ہے کہ کسی نے عرض کیا" حضور یہ ماناہوا ہے کہ نجاست اپنے محل میں پاک ہے اور اُوجھڑی میں جو فُضلہ ہے (جب تک مخزن میں ہے) وہ بھی نَجَس نہیں تو پھر کراہت کی کیاوجہ؟ فرمایا اِسی وجہ سے تو مکروہ کہا گیا اگر "نجاست" کو نَجِس ماناجاتا تواُوجھڑی مکروہ نہ ہوتی بلکہ حرام ہو جاتی"۔ [94]

"فتاویٰ رضویہ جلد۲ صفحہ ۱۶۷" پر ہے: "اُوجھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے تقسیم نہ کی جائیں بلکہ دفن کر دی جائیں اور اگر بھنگی اُٹھالے منع کی حاجت نہیں"۔ [95]

ملفوظات میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا سائل کو جواب قابل توجہ ہے۔اِسی لئے کہ اگر اُوجھڑی مکروہ تحریمی نہ ہوتی تو آپ سائل کے جواب میں لفظ حرام ذکر نہ فرماتے بلکہ اُس کے مکروہ تنزیہی ہونے کی تَصریح فرماتے۔مکروہ کے بعد لفظِ حرام کا ذکر اُس کے تحریمی ہونے کی دلیل ہے۔اِس لئے کہ حرام کا درجہ مکروہ تحریمی کے بعد ہوتا ہے۔بہر حال اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی مذکورہ ہر دو عبارات میں مُطلق مکروہ کا ذکر ہے اور کُتُبِ فقہ میں مکروہ کے مُطلق ذکر سے بالعُموم مکروہ تحریمی مراد لیا جاتا ہے اور اعلیٰ حضرت بھی لکھتے ہیں کہ "مُطلق مکروہ غالباً کراہتِ تحریمہ کااِفادہ کرتا (فائدہ دیتا) ہے"۔ [96]

(فتاویٰ رضویہ۔ صفحہ 96۔ جلد3)

اور مکروہ تحریمی سے بچناواجب اور اُس کا استعمال سخت گناہ ہے۔

اُن حضرات پر تعجُّب ہے جو محض ایک دوسرے کو نیچادِکھانے کے لئے اعلیٰ حضرت کی تحقیق کو پسِ پُشت ڈال کر اُسے مکروہ تنزیہی کی آڑ میں خود بھی اور عوامِ اَہلِ سنّت کو بھی گندی بوٹی کھااور کھلارہے ہیں جبکہ ڈیڑھ مَن گوشت حلال پاکیزہ موجود ہے۔

فاعتبروا یااولی الابصار [97]

گھوڑا بھی مکروہ تحریمی و تنزیہی کی زَد میں ہے۔اُسے بھی کوئی مولوی مکروہ تنزیہی کی عبارات دِکھا کر گھوڑا کھانے کھلانے لگ جائے تو ہم اُس کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃاللہ علیہ کو مُجدّد مان کر اُن کی دوسری تحقیقات و تنصیحات (ہدایات/احکامات) کو عمل میں لایا جائے، مثلاًاِقامت کے وقت تکبیر بیٹھ کر سننا اور جمعہ کی اذان کا مسجد کے دروازہ پر دلوانا وغیرہ وغیرہ۔اور اُوجھڑی میں حِلت کے بہانے ڈھونڈنادیانت و تقویٰ کے خلاف ہے۔ دیوبندی،وہابی عرصہ سے کپورے،اُوجھڑی کھارہے ہیں۔اب تم بھی اُن کے قریب ہوگئے،پھر اُوجھڑی کی تخصیص ہے کپوروں پر بھی ہاتھ صاف کیجئے۔اِس مسئلہ کو فقیر نےاِمام احمد رضا فاضل بریلوی قُدّس سرّہ کے فیض سے مُفَصَّل (تفصیلی) تصنیف "اوجھڑی کی کراہت" میں اِس کا مطالعہ فرمایئے۔

مُضطر (مجبور) کو اُوجھڑی کھانا زندگی کا رشتہ قائم رکھنے کے لئے اتنی ہی مقدار میں کھانا جائز ہوگا ورنہ خنزیر کی مانند ہوگا۔ جس کا کھانا قطعاً حلال نہیں۔ حتیٰ کہ مُضطر (مجبور) کے لئے بھی یہ بھی شرط ہے کہ جب اُس کے سوا کوئی چیز میسّر (موجود) نہ ہو۔اگر مردہ آدمی یا خنزیر کے سوا کوئی چیز بھی مُضطر (مجبور) کو نہیں مل رہی تو ایسی اِضطراری حالت میں بھی مردہ انسان کو نہ کھائے بلکہ رَمَق (آخری سانس) کی مقدار کے برابر خنزیر کا کھانا جائز ہوگا۔

---

93) جس کے مرتب شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم الشاہ مصطفیٰ رضا علیہ الرحمۃ ہیں۔

94) (ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ 4، 461/1،مکتبۃالمدینۃ،اشاعت 1430ھ)

95) (فتاوی رضویہ، مسئلہ 331، 709/14،رضافاؤنڈیشن،اشاعت 1419ھ)

96) (برکات السماء فی حکم اسراف الماء، 5/1،رضافاؤنڈیشن، جلد نمبر ایک، رسالہ نمبر 10)

97) تو عبرت لواے نگاہ والو!

حضرت اِمام رازی رحمۃ اللہ علیہ ''سورہ المائدہ کی تفسیر'' میں فرماتے ہیں: خنزیر کے گوشت کو اللہ تعالیٰ نے اِس لئے حرام فرمایا کہ وہ نہایت حَریص اور شہوت کی اِنتہائی رَغبت رکھتا ہے اور اگر اُس کے گوشت کے کھانے کی اجازت ہوتی تو اُس کے اَعضاء سے کھانے والے کے پیٹ میں ایسی غذا کی جنس کا جزو پیدا کر دیتا[98] اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اُسے حرام ٹھہرایا۔ بکری کو حلال فرمایا کیونکہ یہ جانور اَخلاقِ ذمیمہ (برے اخلاق) سے محفوظ ہے۔[99]

"نزہۃ النفوس والافکار" میں ہے کہ ''شَاۃٌ'' عموماً غَنَم کو کہتے ہیں اور غَنَم بھیڑ اور بکری دونوں پر بولا جاتا ہے[100] تاہم بھیڑ چھترا، مینڈھا افضل ہے کیونکہ اُن پر اُون ہے اور اُون بالوں سے افضل ہے۔[101]

حضرت اِمام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عاجزی وانکساری وتَواضُع کے لئے اُون کے کپڑے استعمال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے دل اور آنکھ کا نور بڑھا دیتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ شہد کے برتن کو بھیڑ کی اُون سے ڈھانپ دیا جائے تو چیونٹیاں اُس کے قریب نہیں آتیں۔ بکری نہایت سُست و تَرسندہ (سہا ہوا/ڈرا ہوا) جانور ہے خصوصاً بکرا۔ حُکماء بیان کرتے ہیں کہ جسے اِستِسقاء[102] کی بیماری لاحق ہو اسے بکری کا پیشاب مفید ہے اور کان میں ڈالا جائے تو درد رفع ہو جاتا ہے اور اس کی مینگنیاں جو کے آٹے میں ملا کر مقامِ سوزِش (جس جگہ جلن ہو اس) پر لیپ کیا جائے بفضلِہٖ تعالیٰ درد اور سوزِش ختم ہو جائے گی۔

حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسّلام رحمۃ اللہ علیہ "کتاب القواعد" میں بیان کرتے ہیں کہ خنزیر کو مارنا واجب ہے[103] اور اِمام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں[104] جیسے کہ شیخَین حضرت اِمام بخاری[105] اور اِمام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ صحیحین میں روایت لائے ہیں[106] اور علامہ بلقینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "الفوائج علی القوائد" میں بیان کرتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ خنزیر کا مارنا مستحب ہے[107] اور اُن کے دیگر عُلماءِ کرام فرماتے ہیں اگر اس سے نقصان کا خطرہ ہے تو مارنا مستحب ہے ورنہ نہیں اور اُس کا گوشت یہود و نصاریٰ کے لئے بھی حرام دیا گیا ہے۔ حالانکہ فی زمانہ یہ قومیں خنزیر کو کھانے کے لئے پالتی ہیں اور بڑے مزے سے کھاتی ہیں۔ سچ فرمایا قرآن کریم میں:

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْن (پارہ۱۸، سورۃ النور، اٰیت۲۶) **ترجمہ:** خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں۔

روضہ میں مَرقُوم (لکھا ہوا) ہے کہ جس نے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی ہو وہ اگر خنزیر کا گوشت کھالے تو حانِث نہیں ہوگا یعنی اُس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ سکھائے ہوئے شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللّٰہ پڑھنا مستحب ہے۔ اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر قصداً بسم اللّٰہ شریف کو نہ پڑھا تب بھی شکار حلال ہوگا![108] لیکن حضرت سیّدنا اِمامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بسم اللّٰہ کہنا بھول گیا تب بھی حلال ہوگا ورنہ حرام ہے۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے ارادۃً بسم اللّٰہ کو چھوڑا تو شکار حرام ہوگا جیسے حضرت اِمامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

---

98 ) یعنی انسان میں اس جیسی خصلتیں نمایاں ہوتیں۔

99 ) (التفسیر الکبیر، سورۃ المائدۃ تحت آیت 3، 283/11، دار إحیاء التراث العربي– بیروت، الطبعة: الثالثة 1420 ھ)

100 ) (حیاۃ الحیوان، الشین، الشاۃ، ، 56/2، مطبوعه دار الکتب العلمیة، بیروت الطبعة: الثانیة، 1424 ھ)

101 ) (الحیوان، فضل الضأن علی المعز، 243/5، مطبوعه دار الکتب العلمیة، بیروت الطبعة: الثانیة، 1424 ھ)

102 ) وہ بیماری جس میں مریض کو پیاس بہت لگتی ہے۔

103 ) (قَواعِدِ ابنِ عَبْدِ السَّلَامِ مع الفَوَائِدُ الجِسَامُ، قاعدة في المستثنیات من القواعد الشرعیة، 464/1، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامیة، قطر، الطبعة: الأولی، 1434 ھ 2013ء)

104 ) (السنن الکبری، کتاب الطھارۃ، بَابُ الدَّلِیلِ عَلَی أَنَّ الْخِنْزِیرَ أَسْوَأُ حَالًا مِنَ الْکَلْبِ، 370/1، الحدیث 1154، مطبوعه دار الکتب العلمیة، بیروت–لبنان، الطبعة: الثالثة، 1424 ھ 2003ء)

105 ) (الصحیح البخاری، کتاب البیوع، قتل الخنزیر، 82/3، الحدیث 2222، مطبوعه دار طوق النجاۃ، الطبعة: الأولی، 1422ھ)

106 ) (الصحیح المسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسی ابن مریم حاکما بشریعة نبینا محمد صلی اللہ علیه وسلم، 135/1، الحدیث 242، دار إحیاء التراث العربي–بیروت)

107 ) (الفَوَائِدُ الجِسَامُ علی قَواعِدِ ابنِ عَبْدِ السَّلَامِ، قاعدة في المستثنیات من القواعد الشرعیة، 464/1، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامیة، قطر، الطبعة: الأولی، 1434 ھ 2013ء)

108 ) (الھدایة في شرح بدایة المبتدي، کتاب الذبائح، فصل: فیما یحل أکله وما لا یحل، 347/4، دار احیاء التراث العربي بیروت لبنان)

نزدیک ہے البتہ "بھول" پر اُن سے روایتیں آئی ہیں۔ حضرت اِمام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: شکار پر جانور کو چھوڑتے وقت بسم اللّٰہ کو بھول کر نہ پڑھا یا قصداً جبکہ پڑھی ہی نہیں گئی تو شکار حرام ہو گا بلکہ مرِدار کی طرح ہو گا جس کا کھانا غیرِ مُضطر (مجبور شخص کے علاوہ) کے لئے بالاِجماع حرام ہے۔[109]

# وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ

وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ (پارہ۲، سورۃالبقرۃ، اٰیت۱۷۳)

**ترجمہ:** اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔

اِس رسالہ میں اِس آیت کی تفسیر و تشریح ضروری ہے کیونکہ ہمارے دور میں اِس آیت سے دھوکہ دیا جاتا ہے۔

"تفسیر احمدی مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۴۰ " میں ہے کہ وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ کے معنی یہ ہیں کہ غیرِ خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو مثلاً لات و عُزّیٰ وغیرہ بُتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یا انبیاء علیہم السلام وغیرہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، تو اگر تنہا غیرُ اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا یا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ عَطف کر کے دوسرے کا نام ذکر کیا اِس طرح باسم اللّٰہ و محمد رسول اللّٰہ کہا۔ لفظ محمد کے جر یعنی زیر کے ساتھ عَطف کر کے تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر نام خدا کے ساتھ ملا کر دوسرے کا نام بغیر عَطف کے ذکر کیا مثلاً یہ کہا: باسم اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ تو مکروہ ہے حرام نہیں اور اگر غیر کا نام جُدا ذکر کیا اِس طرح کہ باسم اللّٰہ کہنے سے پہلے اور جانور کو لِٹانے سے قبل یا اُس کے بعد غیر کا نام لیا تو اِس سے کچھ مضائقہ (حرج) نہیں۔ ایسا ہی ھدایہ میں ہے یہاں سے معلوم ہوا جو گائے اَولیاء کے لئے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے وہ حلال طیّب (پاک) ہے اِس لئے کہ اُس پر وقتِ ذبح غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اگرچہ اُن کے لئے نذر کرتے ہوں۔[110]

اِس عبارت سے روزِ روشن کی طرح معلوم ہو گیا کہ وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ سے اُس ذبیحہ کی حُرمت ثابت ہوتی ہے جس کو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور وقتِ ذبح غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔ اِس کے علاوہ کوئی اور چیز یہ آیت حرام نہیں کرتی۔ نہ فقیر والا آم جس پر ہمیشہ فقیر کا نام لیا جاتا ہے اور نہ کوئی اور چیز جو کسی کے نام سے مشہور ہو نہ وہ ذبیحہ جس پر ذبح سے قبل یا بعد غیرِ خدا کا نام ذکر کیا گیا ہو حتیٰ کہ اگر ذبح میں خاص قربانی کے دن یہ کہا جائے کہ پہلے عبدالرّب کی گائے ذبح ہو گی پھر عبدالکبیر کی پھر رسول بخش کی اور اُس کے بعد وہ گائیں صرف بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ کہہ کر ذبح کی جائیں تو وہ حلال ہیں قربانی مقبول ہے اور ایسے اِطلاقات اَحادیث میں بکثرت ملتے ہیں لہٰذا فاتحہ دینا و صدقات و خیرات وغیرہ کو مَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ میں داخل کرنا قرآن مجید کے معنی کی تبدیلی اور تمام تَفاسیرِ مُعتبرہ کی مخالفت ہے۔

دلائل سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کے میلاد وغیرہ اور اَولیاء کے اَعراس اور نذر و نیاز کے جانور سب حلال طیّب ہیں اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اِس مضمون کو اَہلِ ایمان کے خطاب سے شروع فرمایا ہے اور اُنہیں حلال طیّب چیزوں کے کھانے کا ذکر فرمایا ہے۔

بلکہ آٹھویں پارے میں یوں حکم فرمایا کہ فَکُلُوۡا مِمَّا ذُکِرَ اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ (پارہ۸، سورۃالانعام، اٰیت۱۱۸)

**ترجمہ:** تو کھاؤ اُس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔

بلکہ نہ کھانے والوں کو جِھڑکا ہے۔ اِسی آٹھویں پارہ رکوع اوّل میں ہے: وَمَا لَکُمۡ اَلَّا تَاۡکُلُوۡا مِمَّا ذُکِرَ اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ (پارہ۸، سورۃالانعام، اٰیت۱۱۹)

**ترجمہ:** تمہیں کیا ہوا ہے کہ جس پر اللہ کا ذکر ہوا اُسے نہیں کھاتے ہو۔

---

[109] (بدائع الصنائع، کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصُّيُودِ، فَصْلٌ فِي بَيَانِ شَرْطِ حِلِّ الْأَكْلِ فِي الْحَيَوَانِ الْمَأْكُولِ، 5/47، دار الكتب العلمية، الطبعة: الثانية، 1406ھ 1986م)

[110] (التفسيرات الأحمدية، سورت البقرۃ تحت آیت173، 1/55، دار الكتب العلمية، الطبعة 2010)

الحمدللہ ہم اَہلِ سنّت کو ان پاک اشیاء کا کھانا نصیب ہے جس پر اللہ کا اسم پاک مذکور ہوتا ہے اور یہی حکم خداوندی ہے:

وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَالطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ (پارہ۱۸، سورۃالنور، اٰیت۲۶)

**ترجمہ:** اور سُتھری اَشیاء سُتھرے لوگوں کے لئے اور سُتھرے لوگ سُتھری اَشیاء کے لئے۔

اور جن لوگوں نے ان اشیاء کی حُرمَت کا فتویٰ دیا انہیں کوّا، گوہ، کپورے، الو ودیگر حرام اور غلیظ اشیاء کھانا نصیب ہوا سچ ہے:

اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَالۡخَبِیۡثُوۡنَ لِلۡخَبِیۡثٰتِ (پارہ۱۸، سورۃالنور، اٰیت۲۶)

**ترجمہ:** خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں، اور خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لیے۔

از قلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان

۱۱ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

☆......☆......☆